اسلامیات کی ساتویں کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

فرحت جہاں

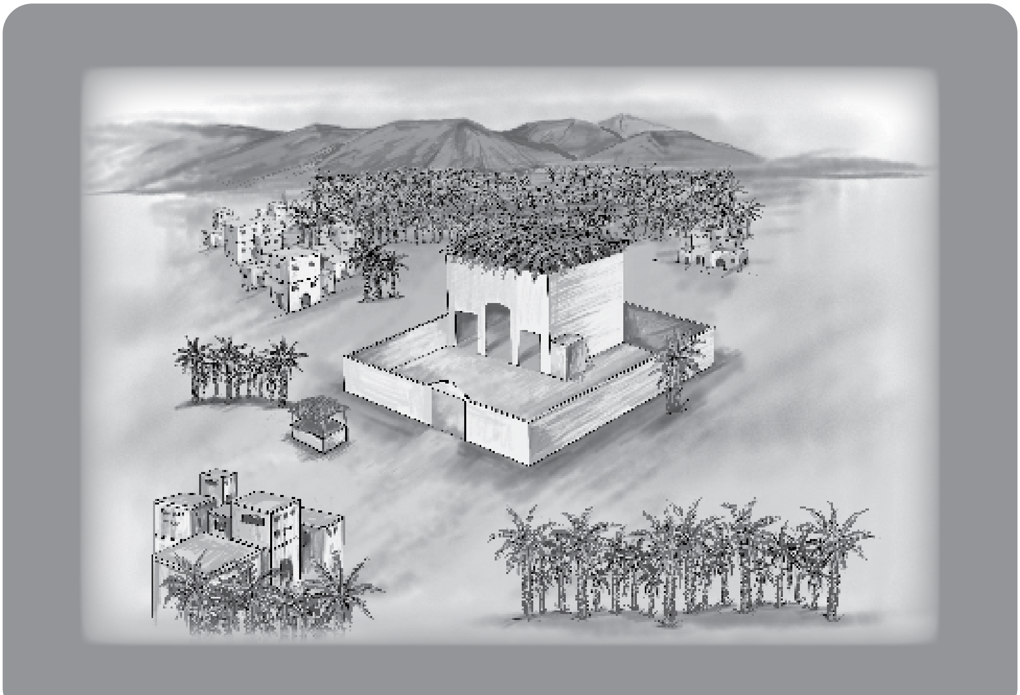

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

تعارف

تدریسِ اسلامیات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنا ،قرآن و سنت کی تعلیمات و ہدایات کو جاننا اور عملی زندگی میں انھیں نافذ کرنے کا شعور بیدار کرنا اور یہ باور کروانا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس پختہ کرنا ، جواب دہی کا شعور اُجاگر کرنا ،حقوق و فرائض سے آگاہی دلانا ،تعصب ،فرقہ واریت ، عدم رواداری و مساوات ، رزقِ حرام اور دیگر سماجی بُرائیوں سے بچانا اور اتحاد بین المسلمین کا درس دینا بھی اس مضمون کی تدریس کے مقاصد میں شامل ہے۔

تدریسِ اسلامیات کا ایک اور اہم مقصد طلبا کے ذہنوں میں اُن کی زندگی کا نصب العین واضح کرنا بھی ہے کہ اُن کے دنیا میں آنے کا مقصد صرف کھانا ، پینا اور جینا نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے نفاذ کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات دنیا بھر میں عام کرنے کی ذمہ داری بھی اُن پر عائد ہے۔ اس کے لیے اُنھیں اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلانا اور اُن کی زندگیوں سے رہنما اصول تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔طلبا کو یہ یقین دلانا بھی ضروری ہے کہ اُن کی عظمت و ترقی کا راز اور غلامی و محکومی سے بچنے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ طریقہ دین پر ثابت قدمی اور استقامت ہے۔طلبا کو یہ اعتماد فراہم کرنا بھی اہم ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو دنیا میں امن و سلامتی اور تمام لوگوں کے حقوق کی یکساں فراہمی کا ضامن ہے۔

چنانچہ ضروری ہے کہ ان معمارانِ ملتِ اسلامیہ کی تعلیم و تربیت کے لیے موجود اساتذہ درج ذیل اوصافِ حمیدہ سے آراستہ ہوں:

- وہ فکر و عمل کے لحاظ سے دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں ، اُن کی شخصیت احکاماتِ الٰہی کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔
- وہ فرض شناس ،محبت و شفقت اور دینی بصیرت کے حامل ہوں۔
- وہ تجوید اور عربی زبان سے واقفیت ،قرآن و سنت اور دین کے احکامات کا علم اور اپنے شعبے میں مہارت رکھتے ہوں۔
- وہ فنِ تدریس سے واقف ،سمعی و بصری معاونات اور تدریس کے شعبے میں ہونے والی جدید تحقیق سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔

- اُن کا علم محض درسی کتب تک محدود نہ ہو بلکہ وہ سیرت ، تاریخِ اسلام ، تقابلِ ادیان اور فقہی مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں تا کہ طلبا کو اضافی معلومات دینے کے ساتھ ساتھ اُنھیں عملی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرسکیں۔
- وہ خود بھی حب الوطنی ، رواداری اور مساوات کے اصولوں پر کار بند ہوں اور اپنے طلبا کو بھی فرض شناس ، انسان دوست ، کارآمد شہری ، محبّ ِ وطن پاکستانی اور اتحاد بین المسلمین کا داعی بنا سکیں۔

اساتذہ کی سہولت کے پیشِ نظر رہنمائے اساتذہ میں تدریسِ اسلامیات کی درست سمت میں رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اس میں تدریسِ اسباق کی تیاری ، حل شدہ مشقیں ، اضافی مواد ، سمعی و بصری معلومات اور متعدد سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں ، جو یقیناً تدریسی عمل کو مؤثر اور دلچسپ بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی اور طلبا کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

فرحت جہاں

عنوانات

- تقسیمِ نصاب vi
- اقداماتِ تدریس viii

باب اوّل : القرآن الکریم

- ناظرہ قرآن ۱
- تجوید کے قواعد ۵
- حفظِ قرآن ۷
- حفظ و ترجمہ ۱۹

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- نبیوں اور رسولوں پر ایمان ۲۴
- اسلام میں عبادت کا تصور ۲۸
- دعا کی اہمیت اور فضیلت ۳۲
- زکوٰۃ : فضیلت اور معاشرتی اہمیت ۳۷

باب سوم : سیرتِ طیّبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- فتحِ مکّہ ۴۲
- غزوۂ حنین ۴۶
- غزوۂ تبوک ۵۰
- خطبۂ حجۃ الوداع ۵۳
- وصال ۵۷

باب چہارم : اخلاق و آداب

- سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت ۵۹
- میانہ روی ۶۴
- مساوات ۶۸
- محنت کی عظمت ۷۱
- ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات ۷۵
- حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان، مریض) ۷۹
- اچھی صحبت ۸۲

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۸۴
- حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ ۸۷
- سلطان صلاح الدین ایوبی ۹۰
- علامہ ابنِ خلدون ۹۳

سلام اسلامیات - ۷

جماعت ہفتم

تقسیمِ نصاب برائے سمسٹر اوّل

مجوزہ مدّت : پانچ ماہ

نمبر شمار	اسباق
(۱)	باب اوّل - ناظرہ قرآن: • پارہ: وَمَآ اُبَرِّئُ تا قَالَ اَلَمۡ
(۲)	باب اوّل - حفظِ قرآن مع ترجمہ: • سورۃ الشّمس • سورۃ الزلزال
(۳)	باب اوّل - دُعائیں مع ترجمہ: • رَبَّنَا....... الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۲۸۶ • رَبِّ اشۡرَحۡ....... قَوۡلِىۡ ۲۸ • رَّبِّ اَعُوۡذُ بِكَ....... اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ۹۸
(۴)	باب دوم - ایمانیات و عبادات: • ایمانیات: نبیوں اور رسولوں پر ایمان • عبادات : اسلام میں عبادت کا تصوّر
(۵)	باب سوم - سیرتِ طیّبہ ﷺ : • فتحِ مکہ • غزوۂ حنین • غزوۂ تبوک
(۶)	باب چہارم - اخلاق و آداب: • سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت • میانہ روی • مساوات • محنت کی عظمت
(۷)	باب پنجم - ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام: • حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا • حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

سلام اسلامیات - ۷

تقسیمِ نصاب برائے سمسٹر دوم

جماعت ہفتم

مجوزہ مدّت : پانچ ماہ

نمبر شمار	اسباق
(۱)	باب اوّل - ناظرہ قرآن: • پارہ: اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ تا اَمَّنْ خَلَقَ
(۲)	باب اوّل - حفظِ قرآن مع ترجمہ: • سورۃ القارعہ
(۳)	باب اوّل - دُعائیں مع ترجمہ: • وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ • رَبِّ اجْعَلْنِيْ .... يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ • رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا .... رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾ • رَبَّنَآ اٰمَنَّا .... خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾
(۴)	باب دوم - ایمانیات و عبادات: • دعا کی فضیلت اور اہمیت • زکوٰۃ : فضیلت اور معاشرتی اہمیت
(۵)	باب سوم - سیرتِ طیّبہ ﷺ : • خطبہ حجۃ الوداع • وصال
(۶)	باب چہارم - اخلاق و آداب: • ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات • حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان اور مریض) • اچھی صحبت
(۷)	باب پنجم - ہدایت کے سرچشمے / مشاہیرِ اسلام: • سلطان صلاح الدین ایوبی • علامہ ابنِ خلدون

مجوزہ خاکہ برائے تدریس

دورانیہ	تفصیل
۴۰ منٹ/ ۴۵ منٹ	ایک پیریڈ
۵ منٹ	اعادہ ،تعلق بنانا ، آمادگی ، تعارف
۱۰ منٹ	اعلانِ سبق، وضاحت ، زبانی سوالات
۲۵ منٹ	طلبا کا کام ،سرگرمیاں ، پڑھائی ،لکھائی ، کاموں کا جائزہ ، گھر کا کام

اقداماتِ تدریس

اسباق کی تیاری کرتے وقت مندرجہ ذیل اقدامات کیجیے۔

مقاصد

مقاصد کا تعین کر لیجیے ، اس لیے کہ ہر کام کسی نہ کسی مقصد کے تحت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس نوعیت کا سبق ہو ، اسی کے مطابق اُس کے مقاصد طے کیے جائیں۔ مثلاً ''غزوۂ تبوک'' پر سبق کا مقصد طلبا کو اس غزوہ کے موقع پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال جانی و مالی قربانیوں سے آگاہ کرنا اور طلبا میں اسلام کی سربلندی کے لیے ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کرنا وغیرہ۔

امدادی اشیا

سبق کو دلچسپ و مؤثر بنانے کے لیے ماڈل ، تصاویر، چارٹس ، نقشے ،سمعی و بصری آلات ،ملٹی میڈیا کا استعمال ، دستاویزی فلموں کا دکھایا جانا وغیرہ ضروری اور اہم ہے۔

امدادی اشیا ایسی ہونی چاہئیں جو آسانی سے فراہم ہوسکیں، مثلاً چارٹ، ڈرائنگ یا اخبارات و رسائل یا کیلنڈر سے تصاویر کاٹ کر گتے یا چارٹ پر لگانا، فلیش کارڈز کا استعمال کرنا وغیرہ۔

سابقہ معلومات کا اعادہ/ آمادگی

طلبا کی عمر اور ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس بات کا تعین کرنا کہ پڑھائے جانے والے موضوع پر اُن کی سابقہ معلومات کیا ہیں۔ یہ چیز نیا سبق سمجھنے میں مفید ثابت ہوگی اور اساتذہ کو سبق شروع کرنے کے لیے نقطۂ آغاز بھی مل جائے گا۔

طلبا کی سابقہ معلومات کے اعادے کے ساتھ ساتھ اُنھیں تصاویر یا نقشہ جات یا ماڈل دکھا کر زبانی سوالات کے ذریعے بھی نئے سبق کے لیے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔

اس موضوع سے متعلق کہانی یا واقعہ بھی سنایا جا سکتا ہے جو طلبا کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

پیشکش/ وضاحت

اعلانِ سبق کے ساتھ متن کی وضاحت کے لیے سبق اجزا میں تقسیم کرکے پڑھایا جائے، طلبا کو سبق کے علاوہ بھی معلومات فراہم کی جائیں اور اُنھیں موضوع سے متعلق دیگر کتب و رسائل کے نام بتائے جائیں تاکہ وہ لائبریری میں جا کر اُنھیں پڑھیں اور اپنی علمی استعداد میں اضافہ کریں۔ طلبا میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے کمرۂ جماعت میں اُنھیں گفتگو کرنے، واقعہ یا کہانی سنانے اور بحث و مباحثہ کرنے کا موقع بھی ضرور دیجیے۔

تحریری و عملی سرگرمیاں/ گھر کا کام

تحریری و عملی سرگرمیاں نہ صرف طلبا کی دلچسپی اور استعداد بڑھاتی ہیں بلکہ ان سرگرمیوں کی بدولت وہ دین کے احکامات اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کا طریقہ سیکھ جاتے ہیں اور ان کی تحریری صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ خاکوں، تقریری مقابلوں، مباحثوں، مذاکروں اور کوئز پروگراموں کا انعقاد ضرور کروایا جائے۔

کتابچے بنواکر ان میں تحریری سرگرمیاں ضرور کروائی جائیں، مثلاً مضامین و تقاریر لکھوانا، تحقیقی کام کروانا، تصاویر بنوانا اور لگوانا وغیرہ۔

طلبا کو ایک رپورٹ تیار کرنے کے لیے کہا جائے جس میں وہ زیرِ مطالعہ کتب کے نام، مصنّفین کے نام، پسندیدگی یا ناپسندیدگی کی وجوہات اور اپنی رائے وغیرہ لکھیں۔

حوصلہ افزائی

حوصلہ افزائی وہ مؤثر عمل ہے جو طلبا کو اپنے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھاتا ہے، ان میں اعتماد پیدا کرتا ہے، مقابلے کی لگن اور نمایاں کامیابی و کارکردگی کا جذبہ اُبھارتا ہے۔ استاد کی ایک تھپکی طالبِ علم کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔

طلبا کی حوصلہ افزائی کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جائیں:

- اُن کا کام سب کے سامنے سراہا جائے۔
- اُن کے کام کی نمائش کی جائے، خواہ کلاس میں آویزاں کیا جائے یا نمائش میں رکھوایا جائے۔
- ان کا کام پڑھ کر سنایا جائے یا خود اُن ہی سے سب کے سامنے پڑھوایا جائے۔
- اسمبلی میں طلبا کو دکھایا جائے یا تمام طلبا کے سامنے اُنھیں اپنی کارکردگی کے اظہار کا موقع دیا جائے۔
- اُن کا اچھا کام رسائل و اخبارات میں اشاعت کے لیے بھیجا جائے اور تختۂ نرم پر بھی آویزاں کیا جائے۔
- اُن کے کتابچے اور ڈرامے وغیرہ دکھانے کا اہتمام کروایا جائے۔
- اسکول اپنا رسالہ خود نکالے جس میں طلبا کی تحریریں اور مضامین شائع ہوں۔
- اُنھیں اُن کے کاموں پر نمبر دینے کے ساتھ ساتھ انعامات، سرٹیفکیٹ یا میڈل وغیرہ بھی دیے جائیں۔
- اُنھیں بین المدارس مقابلوں میں شرکت کے لیے بھیجا جائے۔ جیتنے کی صورت میں اُن کی مناسب حوصلہ افزائی کی جائے۔

گزارش

اساتذہ اپنا کام خلوصِ نیت، محنت اور لگن سے انجام دیں گے تو غیر معمولی نتائج حاصل کریں گے اور یوں ان کا کام عبادت، صدقۂ جاریہ اور دنیا و آخرت کی فلاح و نجات کا باعث بھی بن جائے گا۔

باب اوّل : القرآن کریم

ناظرہ قرآن

مقاصد

- طلبا کو قرآنِ مجید کی اہمیت وفضیلت سے آ گاہ کرنا۔
- قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب سکھانا۔
- قرآنِ مجید کو صحیح مخارج اور تجوید کے جملہ قواعد کے ساتھ پڑھانا۔
- سبق کے معانی و مطالب سے آ گاہ کرنا تاکہ وہ قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوسکیں۔

امدادی اشیا

- تجوید سکھانے کے لیے ملٹی میڈیا، مخارج کا نقشہ اور چارٹ جس پر تجوید کے ضروری قواعد تحریر ہوں
- مشہور ومعروف قاری حضرات کی تلاوتِ قرآنِ مجید کی سی ڈیز
- تختۂ نرم، تختۂ سیاہ
- پارہ

طریقۂ تدریس

آمادگی

ناظرہ قرآن پڑھانے سے قبل طلبا کو قرآنِ مجید کی عظمت، اہمیت اور فضیلت سے آ گاہ کیا جائے کہ قرآنِ مجید نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ہدایات و احکامات کا سرچشمہ ہے۔ قرآنِ مجید وہ الہامی کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر زمانے کے لیے ہیں۔ یہ تمام الہامی کتابوں کا نچوڑ اور تمام شریعتوں کی تکمیل کے طور پر اُتاری گئی ہے۔ اِس کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ﴿٩﴾ (الحجر:٩)

ترجمہ: ’’بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔‘‘

اس سے پہلے نازل ہونے والی کتابیں ردّوبدل کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکیں لیکن قرآنِ مجید چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے موجود رہے گا۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی اور یاد کی جانے والی کتاب ہے۔ قرآن مجید کے ہر حرف کی تلاوت کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ’’بندہ تلاوتِ قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوجاتا ہے۔‘‘ (ترمذی) اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں مقدر بنتی ہیں۔ اس کتاب میں ہدایت اور ترقی کے بہترین نسخے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اس کی تعلیمات پر عمل کیا، وہ عروج پر پہنچے اور جب بھی انھوں نے اس کی تعلیمات سے منھ موڑا، ذلت کی پستیوں میں جا پڑے۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے کہ اس کے ملنے پر جتنی خوشی منائی جائے، وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾
قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۗ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾

(یونس: ۵۷-۵۸)

ترجمہ: ’’لوگو! تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔‘‘

قرآن کے ہم پر پانچ حقوق ہیں؛ اوّل، اس پر ایمان لایا جائے؛ دوم، اس کی تلاوت کی جائے؛ سوم، اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے؛ چہارم، اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے؛ پنجم، اس کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔‘‘ (بخاری)

یہ نکات سمجھانے کے بعد طلبا کو بتایا جائے کہ وہ قرآنِ مجید کی تلاوت ذوق وشوق سے کریں اور اس کی تعلیمات اپنی زندگیوں میں نافذ کریں، اس لیے کہ اشرف المخلوقات پر اس کتاب کے نزول کا یہی مقصد ہے۔

تلاوتِ قرآن کے لیے اس کے آداب کا بھی ذکر کیجیے کہ اُن کا جسم اور لباس پاک ہو، تلاوت سے پہلے وضو کریں، قبلہ رُو بیٹھیں اور نہایت خوش الحانی سے اس کی تلاوت کریں۔ جن آیات میں جنت کی بشارت اور رحمت کا وعدہ کیا گیا ہے، وہاں اپنے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کریں اور عذابِ الٰہی کا بیان کرنے والی آیات پر اللہ

تعالیٰ سے پناہ طلب کریں ، اس عزم اور ارادے کے ساتھ تلاوت کریں کہ اُنھیں قرآن کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہے اور ہدایت کی روشنی حاصل کرنی ہے۔ لہٰذا آیات کے معنی پر غور وفکر اور تدبر بھی کریں۔

تدریس

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ علمِ تجوید کے فن سے آگاہی رکھتے ہوں۔ ناظرہ قرآن پڑھانے سے قبل طلبا کو ملٹی میڈیا کی مدد سے مخارج سکھائے جائیں ، تجوید کے قواعد بتائے جائیں اور پھر طلبا کی استعداد کے مطابق چند آیات پڑھائی جائیں۔ اساتذہ بلند آواز کے ساتھ قرآنی آیات پڑھیں اور طلبا بھی بلند آواز میں دہرائیں ، تلفظ و اعراب کی غلطیاں تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔ طلبا کو بتایا جائے کہ درست ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں الفاظ کے معانی تبدیل ہوجاتے ہیں۔ سبق دہرانے کا عمل بار بار کیا جائے اور تمام طلبا سے فرداً فرداً سنا جائے۔ ان کے سبق پر روزانہ تاریخ ڈالی جائے۔ طلبا کی قرأت کو بہتر بنانے اور اُن میں قرأت سیکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لیے اُنھیں خوش الحان قاری حضرات کی تلاوت سنائی جائے۔

سبق کے آخر میں اُس کا ترجمہ ضرور بتایا جائے تاکہ طلبا نے جو پڑھا ہو وہ اُسے سمجھنے کے بھی قابل ہوں اور اُس پر عمل بھی کرسکیں۔

سرگرمی

- وقتاً فوقتاً کلاس میں حسنِ قرأت کے مقابلے کروائے جائیں۔
- طلبا کو اسمبلی میں تلاوت کا موقع دیا جائے۔
- بہترین قرأت کرنے والے طلبا کو قرأت کے علاقائی ، قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں بھیجا جائے۔

گھر کا کام

طلبا کو روزانہ سبق یاد کرنے کے لیے دیا جائے ، پھر اگلے دن سنا جائے۔

> نوٹ : ناظرہ حصے کو بھی امتحانات کا جزو بنایا جائے۔ ناظرہ میں کامیاب ہونے کو لازمی قرار دیا جائے۔ اس حصے کے لیے علیحدہ نمبر مختص کیے جائیں۔

تختۂ بزم کی تجاویز

قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب

قرآنِ مجید کی اہمیت و فضائل پر مبنی
قرآنی آیات و احادیث

حسنِ قرأت کے مقابلے کے نتائج
جیتنے والے طلبا کے نام

مخارج کا نقشہ اور تجوید کے قواعد

تجوید کے چند اہم اور بنیادی قواعد

تفخیم الحروف

یعنی حروف کو موٹا اور پُر ادا کرنا۔ اس کی دو اقسام ہیں:

(i) وہ حروف جو ہمیشہ پُر یعنی موٹے پڑھے جاتے ہیں، حروفِ مستعلیہ کہلاتے ہیں۔ حروفِ مستعلیہ کی تعداد سات ہے: خ، ص، ض، غ، ط، ظ، ق۔

(ii) چند حروف بعض حالتوں میں موٹے پڑھے جاتے ہیں اور بعض حالتوں میں باریک۔ انھیں حروفِ شبہ مستعلیہ کہا جاتا ہے جو تین ہیں: الف، لام، را۔ حروفِ شبہ مستعلیہ اپنے سے پہلے والے حرف کے تابع ہوتے ہیں، مثلاً، الف سے پہلے کوئی موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا، جیسے خَافِضٌ میں؛ باقی حالتوں میں باریک پڑھا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ یا اللہ کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو لام موٹا پڑھا جائے گا اور اگر زیر ہو تو باریک۔ اسی طرح 'را' پر زبر یا پیش ہو یا 'را' سے پہلے والے حرف پر زبر یا پیش ہو تو 'را' موٹا پڑھیں گے؛ جیسے قَتَرَۃٌ۔

حروفِ قلقلہ

حروفِ قلقلہ پانچ ہیں: ق، ط، ب، ج، د۔ ان کا مجموعہ 'قُطُبُ جَدٍّ' کہلاتا ہے۔ ان حروف کے ساکن ہونے کی صورت میں انھیں ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش سی ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی نکلتی ہے: جیسے، یُوْلَدْ، یَقْضِ، وغیرہ۔

حروفِ مدہ

مد کے معنی ہیں دراز کرنا، لمبا کرنا۔ ایسے حروف، جنھیں ادا کرتے وقت ایک الف کے برابر کھینچا جاتا ہے، تین ہیں: ا، و، ی۔

الف مدہ

اگر 'الف' سے پہلے والے حرف پر زبر (ـَ) ہو تو اسے الف مدہ کہتے ہیں؛ جیسے، مَا، غَاسِقٍ۔

واؤ مدہ

جب 'واؤ' ساکن سے پہلے والے حرف پر پیش (ـُ) ہو تو اسے واؤ مدہ کہتے ہیں؛ جیسے، يَدْعُوْنَ، سَاهُوْنَ۔

یا مدہ

اگر 'یا' ساکن سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر (ـِ) ہو تو اسے یا مدہ کہتے ہیں؛ جیسے، مِسْكِيْنًا، يَتِيْمًا۔

کھڑی حرکات

کھڑی حرکات یعنی کھڑا زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش (ـٰ ، ـٖ ، ـٗ) کو بھی ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھیں گے۔

نون ساکن اور تنوین کے قواعد

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں: اخفا، اظہار، ادغام، اقلاب۔

(i) اخفا: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ اخفا میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفا کریں گے یعنی ناک میں آواز چھپائیں گے۔ حروفِ اخفا پندرہ ہیں: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔ مثال: اَنْتَ، مَنْ دَخَلَ۔

(ii) اظہار: اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی (ء، ھ، ع، ح، غ، خ) آ جائیں تو غنہ نہیں ہو گا اظہار ہو گا۔ مثال: مِنْ حَقٍّ، رَبٌّ غَفُوْرٌ۔

(iii) ادغام: نون ساکن یا تنوین کے بعد 'ی، ر، م، ل، و، ن' میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں ادغام ہو گا، یعنی نون ساکن اور تنوین کی آواز کو ان حروف میں ملا دیں گے۔ 'ل' میں غنہ نہیں ہو گا، جبکہ بقیہ چار حروف (ی، م، و، ن) میں غنہ ہو گا۔ مثال: مَنْ يَّقُوْلُ، اَنْ لَّيْسَ، مِنْ وَّلَدٍ۔

(iv) اقلاب: نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف 'ب' آ جائے تو وہاں اقلاب ہو گا یعنی نون ساکن اور تنوین کی آواز کو 'م' سے بدل دیں گے۔ مثال: مِنْۢ بَعْدِ، مَكَانٍۢ بَعِيْدٍ۔

'مّ' اور 'نّ' کی آواز میں بھی غنہ ہو گا۔

حفظِ قرآن

مقاصد

- طلبا کو حفظِ قرآن کی اہمیت سے آگاہ کرنا، اس کے ثواب و برکات کا ذکر کرنا تاکہ ان میں حفظِ قرآن کا جذبہ پیدا کیا جا سکے۔
- طلبا کو بتانا کہ اتنا قرآنِ مجید حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے، ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ مکمل قرآنِ مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے۔
- قرآنِ مجید حفظ کرنے کی ترغیب دلانے کے لیے طلبا کو بتایا جائے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا، جس شخص کے دل میں قرآنِ مجید کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔ (ترمذی)

سورۃ الشّمس

مقاصد

- طلبا کو سورت حفظ کروانا۔
- اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر کی طرف توجہ دلانا۔
- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں عذابِ الٰہی کا خوف پیدا کرنا۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر سورۃ الشّمس خوشخط لکھی گئی ہو
- چارٹ جس پر سورت کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ لکھا گیا ہو
- تختۂ سیاہ، تختۂ نرم
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۱

طریقۂ تدریس

تعارف

طلبا کو سورت حفظ کروانے سے پہلے بتایا جائے کہ سورۃ الشّمس مکہ میں نازل ہوئی، اس میں پندرہ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں نیکی اور بدی کا فرق سمجھایا گیا ہے اور لوگوں کو ان کے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔

سورج، چاند، رات، دن، زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر ہیں اور ایک نظام کے تحت چل رہے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ذرا بھی انحراف نہیں کرتے۔ اسی طرح نفسِ انسانی کا بھی ایک نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسم و ذہن، عقل وشعور، نیکی و بدی کے درمیان فرق، خیر وشر کی پہچان اور بھلائی و برائی کی تمیز ودیعت فرمائی ہے۔ اب اس بات کا انحصار انسان پر ہے کہ وہ اپنی ان قوتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اچھائی کا راستہ اختیار کرتا ہے یا برائی کا، خود کو اچھائی کا خوگر بنا کر فلاح و کامرانی پاتا ہے یا بُرے رجحانات سے مغلوب ہو کر اپنی دنیا و آخرت تباہ کرتا ہے۔ پھر اسی نکتے کی وضاحت کے لیے قومِ ثمود کا ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو قومِ ثمود کی طرف نبی بنا کر بھیجا تاکہ وہ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات سے روشناس کرائیں، لیکن ان کی قوم نے اُنھیں جھٹلایا اور اُس اونٹنی کو بھی مار ڈالا جو معجزے کے طور پر عطا ہوئی تھی۔ نتیجتاً وہ قوم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سبب عذابِ الٰہی کا شکار ہوئی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ تقویٰ اور خشیتِ الٰہی اختیار کرتے ہوئے اپنے نفس کا تزکیہ کرتے رہیں اور اسے گناہوں سے آلودہ ہونے سے بچائیں تاکہ عذابِ الٰہی سے محفوظ رہیں اور فلاح و کامرانی حاصل کریں۔

معانی و مطالب

سورت کے معانی و مطالب سمجھانے کے لیے فلیش کارڈز یا چارٹ کی مدد لی جائے یا تختۂ سیاہ استعمال کیا جائے اور ہر لفظ کا ترجمہ سکھایا جائے؛ مثلاً

الشَّمۡسِ : سورج	ضُحٰهَا : اُس کی روشنی	الۡقَمَرِ : چاند
تَلٰهَا : اُس کے پیچھے نکلے	النَّهَارِ : دن	جَلّٰهَا : اُسے چمکا دے
الَّيۡلِ : رات	يَغۡشٰهَا : اسے ڈھانپ لے، چھپا لے	اِذَا : جب

اس کے بعد اس کا بامحاورہ ترجمہ بھی بتایا جائے تاکہ پوری سورت کا مفہوم طلبا کے ذہنوں میں آ جائے اور اُنھیں سورت یاد کرنے میں آسانی ہو۔ یوں اُنھیں اس پر عمل کرنا بھی دشوار نہ ہوگا جو حفظ کروانے کا اصل مقصد ہے۔

حفظ

حفظ کروانے کے لیے اساتذہ پہلے سورت کی آیات تجوید کے ساتھ بلند آواز میں پڑھیں، طلبا اُن کی پیروی کرتے ہوئے پڑھیں۔ سورت کو دو حصوں میں یادکروایئے۔ بار بار دہرانے کے بعد طلبا سے گروہ اور جوڑی کی صورت میں سنا جائے، نیز فرداً فرداً بھی سنا جائے۔ تجوید کی اغلاط بورڈ پر لکھ کر درست کروایئے۔ مثلاً 'ح' اور 'ھ' کا فرق، 'ق' اور 'ک' کی ادائیگی، 'ث' اور 'س' میں فرق وغیرہ۔ صحیح تلفظ اور قرأت سیکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لیے طلبا کو خوش الحان قاری حضرات کی تلاوت سنوائی جائے۔

سرگرمی

- طلبا کے درمیان قرأت کا مقابلہ منعقد کیا جائے۔
- خوش الحان طلبا کو اسمبلی میں قرأت کرنے کا موقع دیا جائے۔
- بین المدارس قرأت مقابلے رکھوائے جائیں۔ جیتنے والے طلبا کو شیلڈ اور انعامات سے نوازا جائے اور ان کے نام تختۂ نرم پر لگائے جائیں۔
- انٹرنیٹ پر طلبا کو قومِ ثمود کے آثار دکھائے جائیں اور واقعے کی مزید تفصیلات بتائی جائیں تاکہ عبرت حاصل کی جا سکے۔

گھر کا کام

- پڑھائی گئی آیات کو مزید اچھی طریقے سے یاد کرنے کے لیے دیا جائے۔
- قومِ ثمود کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیا جائے۔
- قومِ ثمود کے واقعے کو کہانی کی شکل میں لکھوائیں۔ اچھا لکھنے والوں کی تحریر تختۂ نرم پر آویزاں کریں۔
- سورت مع ترجمہ خوشخط لکھنے کے لیے دی جائے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

قومِ ثمود کے کھنڈرات کی تصاویر

سورۃ الشّمس مع ترجمہ

الفاظ معانی

فُجُوْرَ	بدکاری
كَذَّبَتْ	جھٹلایا
اَشْقٰهَا	نہایت بدبخت
نَاقَةَ	اونٹنی
لَا يَخَافُ	وہ نہیں ڈرتا

اس سورت میں آنے والے تجوید کے قواعد

طلبا کی تحریریں

دیگر مقامات پر آنے والی قرآنِ مجید کی وہ آیات جن میں قومِ ثمود کا تذکرہ ہے

سورۃ الزلزال

مقاصد

- طلبا کو سورت حفظ کرانا۔
- اس کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا۔
- قیامت کی ہولناکیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اُنھیں اپنی آخرت سنوارنے کی ترغیب دلانا۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر سورۃ الزلزال خوشخط لکھی ہوئی ہو
- سورت کے لفظی و با محاورہ ترجمے کا چارٹ
- خوش الحان قاری کی آواز میں سورۃ الزلزال کی تلاوت کی CD یا کیسٹ
- تختۂ سیاہ، تختۂ نرم
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۲

طریقۂ تدریس

تعارف

سورت حفظ کروانے سے قبل طلبا کو بتایا جائے کہ سورۃ الزلزال مدنی سورت ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ مذکورہ سورت میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ایک مقررہ وقت کے بعد دنیا اللہ کے حکم سے تہ و بالا کردی جائے گی۔ وہ وقت قیامت کہلاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور میدانِ حشر میں لوگوں کے اعمال کا حساب ہوگا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال دکھائے جائیں گے، ہر انسان کا چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا عمل اُس کی نگاہوں کے سامنے ہوگا اور اُس کے اچھے یا بُرے انجام کا انحصار اُس کے اعمال پر ہوگا۔ لہٰذا میدانِ حشر کی شرمندگی اور بُرے انجام سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی میں اپنے معاملات کا جائزہ لیتا رہے اور ہر عمل انجام دیتے ہوئے یہ سوچے کہ ایک ذات

ایسی بھی ہے جو اس کے ہر گزرنے والے لمحے پر نظر رکھے ہوئے ہے، اس کی ہر بات اور ہر عمل ریکارڈ ہو رہا ہے، چنانچہ اس دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھے کہ یہاں جو بیج بوئے گا، اُس کی فصل آخرت میں کاٹے گا۔
دنیا کی حقیقت کسی مثال کے ذریعے طلبا پر واضح کی جائے؛ مثلاً، اگر کسی کلاس میں کیمرہ لگا ہوا ہو اور پرنسپل اپنے دفتر میں بیٹھ کر کلاس میں سب کی کارگزاری پر نظر رکھے ہوئے ہوں تو یقیناً سب اپنے اپنے عمل میں محتاط رویہ اپنائیں گے اور کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے اُن کی پکڑ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو ایسی چیزیں ایجاد کرنے کی قدرت عطا کی جن کے ذریعے وہ اپنی اور دوسروں کی زندگی کے معاملات کا ریکارڈ رکھ سکے تو اس علیم وخبیر اور سمیع و بصیر ذات کے لیے یہ قطعی مشکل نہیں کہ وہ اپنے بندے کے ہر پل کا حساب رکھ سکے۔

معانی و مطالب

سورت کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیے اور تختۂ سیاہ پر ان کے معانی لکھتے جایئے؛ مثلاً،

اِذَا زُلْزِلَتِ: جب بھونچال سے ہلا دی جائے گی		یَّصْدُرُ النَّاسُ: لوگ نکلیں گے	
الْاَرْضُ: زمین	مَا: کیا	اَثْقَالَهَا: بوجھ	تُحَدِّثُ: وہ بیان کر دے گی
اَوْحٰى: اس نے وحی کی	شَرًّا: بُرائی	خَيْرًا: نیکی، بھلائی	يَوْمَئِذٍ: اس دن

بامحاورہ ترجمہ کتاب سے پڑھایئے اور وضاحت بھی کرتے جایئے۔

حفظ

حفظ کروانے کے لیے تجوید کے ساتھ بلند آواز سے سورت کی تلاوت کیجیے۔ ایک ایک آیت کر کے طلبا کو پڑھایئے اور تجوید کی اغلاط بورڈ پر لکھ کر درست کروایئے۔ مثلاً اَثْقَالَهَا میں 'ث' کی آواز 'س' سے بدلیں تو فوراً درست کروایئے۔ اسی طرح اِذَا میں اگر 'ذ' کی آواز 'ز' سے بدل دیں تو اسے بھی درست کیجیے۔ 'ق' کو 'ک' نہ کہنے دیجیے۔ اسی طرح يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ میں اخفا کا قاعدہ سمجھایئے، بِاَنَّ میں غنہ کروایئے، فَمَنْ يَّعْمَلْ میں ادغام مع غنہ کروایئے، اسی طرح خَيْرًا يَّرَهٗ میں بھی ادغام مع غنہ۔ 'ح' اور 'ھ' کی آواز کا فرق بتایئے، وغیرہ وغیرہ۔
الفاظ کی درست ادائیگی کے بعد سورت بار بار دہروایئے۔ گروہ اور جوڑی کی صورت میں پڑھانے کے علاوہ فرداً فرداً بھی پڑھایئے۔ یاد ہوجانے کی صورت میں ہر طالبِ علم سے پوری جماعت کے سامنے سنیے۔

سرگرمی

- سورت کی آخری دو آیات مع ترجمہ خوشخط لکھوائیے۔
- اچھا کام تختۂ نرم پر لگائیے۔
- قیامت سے متعلق دیگر آیات تحقیق کروا کر لکھوائیے۔
- فکرِ آخرت کے لیے خود اصلاحی کا کام کروایا جائے۔ اس کے لیے طلبا اپنی ڈائری میں دن بھر کے کاموں کا جائزہ لیں اور فہرست بنائیں کہ دن بھر انھوں نے کون سے اچھے کام کیے اور کون سی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ انھیں بتائیے کہ روزمرہ کاموں میں غلطیوں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں تاکہ نیکیوں کی فہرست میں اضافہ اور گناہوں کی فہرست میں کمی ہو۔

> نوٹ: طلبا کو بتائیے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے روزمرہ معمولات کو اپنے لیے نمونہ بنائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دن کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے مخصوص تھا، ایک حصہ بندوں کے لیے اور ایک اپنی ذات کے لیے۔

آپ ﷺ نہ تو دن رات صرف عبادت میں مشغول رہتے اور نہ ہی بارہ مہینے روزے رکھتے، تاہم آپ ﷺ جتنی بھی عبادت کرتے، پابندی سے کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے ہر کام میں باقاعدگی تھی۔ جس کام کے لیے جو وقت مقرر فرماتے، اسے اسی وقت انجام دیتے۔ آپ ﷺ کے سونے جاگنے، ملنے جلنے کے اوقات مقرر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جسے پابندی کے ساتھ کیا جائے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

جائزہ فہرست

اچھے کام

- پانچ نمازوں کی بروقت ادائیگی
- ماں باپ اور اساتذہ کا احترام
- چھوٹوں پر رحم
- سچ بولنا
- وعدے کی پابندی
- خوش اخلاقی
- دوسروں کے کام آنا
- صفائی ستھرائی
- وقت کا صحیح استعمال
- محنت سے کام کرنا

بُرے کام

- نماز کا دھیان نہ کرنا
- وقت ضائع کرنا
- والدین اور اساتذہ کی بے ادبی
- چھوٹوں پر ظلم
- غیبت، چغلی، جھوٹ، لڑائی جھگڑا
- دوسروں کی چیز بغیر پوچھے لینا
- رات کو دیر تک جاگنا
- گھر اور اسکول کی صفائی کا خیال نہ رکھنا
- سستی و کاہلی

بچنے کی تجاویز

- اسوۂ حسنہ کی پیروی
- اچھے لوگوں کی صحبت
- گزشتہ اقوام کے عذابوں سے نصیحت
- دوسروں کے تجربات سامنے رکھنا
- بڑوں کی نصیحت پر عمل کرنا
- رات کو جلدی سونا
- صبح جلدی اُٹھنا
- ہر معاملے میں احکاماتِ الٰہی کی پابندی

سورۃ الزلزال کے الفاظ معانی

طلبا کی تحریریں

سورۃ القارعہ

مقاصد

- طلبا کو صحیح تلفظ و ادائیگی کے ساتھ سورت حفظ کروانا۔
- سورت کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا۔
- طلبا کے دلوں میں عقیدۂ آخرت پختہ کرنا۔
- انھیں باور کرانا کہ یہ دنیا عارضی ہے اور آخرت ہمیشہ قائم رہنے والی حیات کا نام ہے اور وہاں کی کامیابی کا دارومدار اس دنیا میں ہمارے اعمال کی انجام دہی سے وابستہ ہے۔ فلاح و کامرانی کے لیے روزِ محشر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہونا ضروری ہے تب ہی دل پسند زندگی مل سکے گی، ورنہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگ مقدر بن جائے گی۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ایک طرف جہنم کی آگ کا منظر اور دوسری طرف جنت کی نعمتوں کے مناظر ہوں
- چارٹ جس پر سورۃ القارعہ خوشخط لکھی ہوئی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۲

طریقۂ تدریس

تعارف

سورت حفظ کروانے سے قبل طلبا کو بتایا جائے کہ سورۃ القارعہ مکی سورت ہے، جو گیارہ آیات اور ایک رکوع پر مشتمل ہے۔ اس سورت میں قیامت کی تباہ کاریوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالٰی کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو یکا یک یہ دنیا تباہ و برباد ہوجائے گی۔ اس دن انسان پتنگوں کی طرح اڑتے پھریں گے اور پہاڑ، جو زمین پر سختی سے جمے ہوئے نظر آتے ہیں، اس دن روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں تیر رہے ہوں گے۔

قیامت کے بعد پھر روزِ حشر کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ جب میزانِ عمل قائم ہوگا اور لوگوں کے اعمال تولے جائیں گے تو جس کے نیک اعمال بُرے اعمال کے مقابلے میں زیادہ ہوں گے وہ اپنی دل پسند زندگی میں ہوگا اور جنت کی نعمتوں کا مستحق ہوگا، مگر وہ بدنصیب، جس کے بُرے اعمال تول میں بھاری ہوں گے، اس کا ٹھکانا دہکتی ہوئی آگ ہوگی اور جہنم کا عذاب اس کا منتظر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس منظر کشی کے ذریعے اپنے بندوں کو خبردار کر رہا ہے کہ وہ اس دنیا کو ہمیشہ رہنے کی جگہ نہ سمجھیں، اس کی رنگینیوں اور عیش و عشرت میں مگن نہ ہوجائیں، مال و دولت کی حرص اور دوسروں پر ظلم و زیادتی کرکے اپنا ٹھکانا دوزخ میں نہ بنالیں، بلکہ ہر لمحہ یہ حقیقت ذہن میں رکھیں کہ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہی اللہ کے بے شمار رحم و کرم کے مستحق ہوں گے۔

معانی و مطالب

طلبا کو الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا سورت کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیے اور انھیں تختۂ سیاہ پر معانی کے ساتھ لکھتے جائیے؛ مثلاً

اَلْقَارِعَةُ: کھڑکھڑانے والی   **خَفَّتْ**: ہلکے ہوئے   **هَاوِيَةٌ**: دہکتی ہوئی آگ

بامحاورہ ترجمہ کتاب سے پڑھایا اور سمجھایا جائے۔

حفظ

حفظ کروانے کے لیے اساتذہ ہر آیت تجوید کے قواعد ملحوظ رکھتے ہوئے بلند آواز سے پڑھیں، طلبا ان کی پیروی میں پڑھیں۔ آیات بار بار پڑھائی جائیں، گروہ کی شکل میں بھی اور فرداً فرداً بھی۔ تجوید کی اغلاط بورڈ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔

مخارج کی صحیح ادائیگی کروائی جائے؛ مثلاً 'ق' کا مخرج بتایا جائے کہ جب زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف نرم گوشت سے ٹکراتی ہے تو 'ق' ادا ہوتا ہے۔ 'ق' کو 'ک' کہنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً 'قلب' کا مطلب ہے 'دل' اور اگر اسے 'کلب' پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں 'کتا'۔ اسی طرح 'ع' اور 'ا' کی ادائیگی میں فرق سمجھائیں، 'ع' کو الف کی طرح پڑھیں گے تو بھی معنی بدل جائیں گے؛ مثلاً، 'عامر' کے معنی ہیں آباد کرنے والا اور اگر اسے 'آمر' پڑھیں گے تو اس کے معنی ہیں حکم دینے والا۔ یوں ہی دیگر قواعد بھی سمجھائیے۔ مثلاً **مَنْ خَفَّتْ** میں نون ساکن کی آواز ناک میں نہیں چھپائیں گے بلکہ اظہار کریں گے کیونکہ نون ساکن کے بعد حرفِ حلقی 'خ' آرہا ہے، **فَاُمُّهٗ** میں 'م' کی آواز غنہ کے ساتھ ادا ہوگی، **كَالْفَرَاشِ** میں 'را' موٹا پڑھیں گے۔ 'ھ' افقی حلق

سے ادا ہو گا جبکہ 'ح' وسط حلق سے وغیرہ وغیرہ۔ ان دونوں کی ادائیگی میں بھی فرق نہ کیا جائے تو معنی بدل جاتے ہیں؛ جیسے، اَلْحَمْدُ کا معنی ہے تمام کی تمام تعریف اور اَلْهَمْدُ پڑھیں گے تو اس کے معنی ہوں گے پرانا، بوسیدہ، بنجر، وغیرہ۔

تلفظ درست کروانے کے بعد طلبا بار بار سورت دہرائیں یہاں تک کہ وہ انھیں زبانی یاد ہوجائے، پھر اگلے دن ہر طالبِ علم کو بلا کر تمام طلبا کے سامنے تلاوت کروائی جائے۔

سرگرمی

- جنت کے حصول اور دوزخ سے بچنے کے لیے طلبا میں باہمی مباحثہ کروایئے۔
- طلبا اپنی کاپیوں پر دو کالم بنائیں جس میں ایک طرف جنت میں لے جانے والے اور دوسری طرف دوزخ میں لے جانے والے کاموں کی فہرست ہو۔
- جنت کا حصول کیسے ممکن ہے؟ فلوچارٹ مکمل کیجیے۔

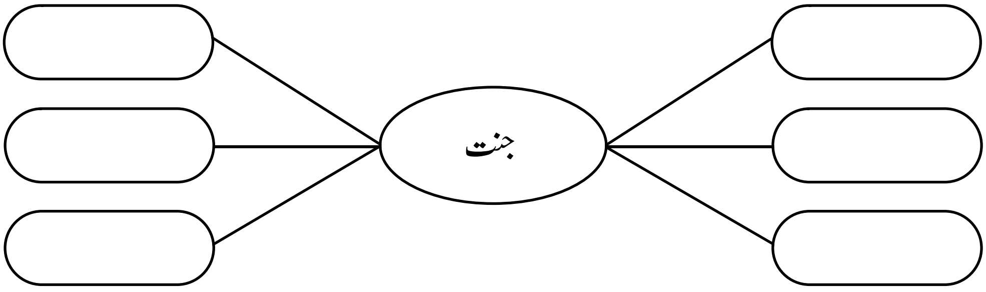

- طلبا ترازو کا ماڈل بنائیں جس کے ایک پلڑے پر نیکی اور دوسرے پلڑے پر بدی لکھا ہوا ہو۔ نیکی کا پلڑا جھکتا ہو جبکہ بدی کا پلڑا اوپر اٹھا ہوا دکھایا جائے۔
- قرآن و حدیث میں جنت اور دوزخ کے بیان کردہ مناظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے تصاویر بنوایئے۔

تحقیقی کام

- قرآنِ مجید سے جنت اور دوزخ سے متعلق آیات تلاش کر کے مع ترجمہ لکھیں اور تختۂ نرم پر لگائیں۔
- جنت اور دوزخ سے متعلق احادیث تحقیق کر کے لکھیں۔

تختۂ بزم کی تجاویز

نیکی اور بدی کے پلڑوں پر مشتمل

میزان (ترازو)

سورۃ القارعہ مع ترجمہ

جنت اور دوزخ سے متعلق آیات مع ترجمہ

طلبا کی تحریریں

طلبا کی بنائی ہوئی تصاویر

حفظ و ترجمہ (قرآنی دعائیں)

مقاصد

- طلبا کو قرآنی دعائیں مع ترجمہ یاد کروانا۔
- طلبا کو اس بات کا شعور دینا کہ ہر حاجت پوری کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا تمام دعائیں اور مناجات صرف اور صرف اللہ ہی سے کرنی چاہئیں۔ قرآنی دعاؤں کے الفاظ چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہیں جنھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ادا کیا اور پھر نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئے ، لہٰذا ان کی تاثیر بہت زیادہ ہے اور یہ قبولیت کے بھی زیادہ قریب ہیں۔
- طلبا کو شوق دلانا کہ وہ قرآنی اور مسنون دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کا اہتمام کریں۔

امدادی اشیا

- دعائیں مع ترجمہ، چارٹ پر خوشخط لکھی ہوئی
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ سیاہ، تختۂ نرم
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۳

طریقۂ تدریس

(i) سورۃ البقرہ: ۲۸۶

تعارف

طلبا کو بتایا جائے کہ یہ سورۃ البقرہ کی اُن دو آخری آیات میں سے ایک آیت کا حصہ ہے جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات عرش کے نیچے کے خزانے سے دی گئیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں"۔ (مسند احمد)

آپ ﷺ نے فرمایا، جو شخص ان دو آیتوں کو پڑھ لے تو یہ دونوں آیتیں اس کو کافی ہیں۔ (صحیح بخاری)

معانی و مطالب

الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز بھی دکھائے جا سکتے ہیں اور تختۂ سیاہ پر بھی ان کی وضاحت کی جا سکتی ہے؛ مثلاً

رَبَّنَا: اے ہمارے رب　　لَا تُؤَاخِذْنَآ: تُو ہمارا مواخذہ نہ کرنا　　اِصْرًا: بوجھ

الَّذِيْنَ: جو لوگ　　وَاعْفُ: اور درگزر فرما　　وَاغْفِرْ لَنَا: اور تُو ہمیں بخش دے

وَارْحَمْنَا: اور تو ہم پر رحم فرما　　مَوْلٰنَا: ہمارا مالک　　فَانْصُرْنَا: پس ہماری مدد (نصرت) فرما

حفظ

اس کے بعد کتاب سے بامحاورہ ترجمہ پڑھایئے اور سمجھایئے۔ حفظ کے لیے یہ آیت بلند آواز سے پڑھیے، طلبا پیروی کرتے ہوئے پڑھیں۔ اسے بار بار دہروایئے اور پھر فرداً فرداً سب سے سنیے۔

(ii) سورۂ طٰہٰ: ۲۵ تا ۲۸

تعارف

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے دربار میں تبلیغِ دین کے لیے بھیجا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا فرمائی کہ ”اے میرے پروردگار! (اس کام کے لیے) میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھ لیں۔“

اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی اور اُن کی زبان میں جو لکنت تھی وہ بھی اس دعا کی وجہ سے جاتی رہی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب ہم کوئی اہم معاملہ نمٹانے جارہے ہوں، امتحان یا انٹرویو دینے جارہے ہوں یا کچھ یاد کررہے ہوں تو یہ دعا پڑھیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت سے ہمارا معاملہ بھی آسان ہوجائے۔ کسی کو دین کا درس دینے یا اپنی بات سمجھانے کا معاملہ ہوتو بھی پہلے یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔

معانی و مطالب

حفظ سے پہلے الفاظ کے معانی بورڈ پر سمجھا دیے جائیں؛ مثلاً

رَبِّ: اے میرے رب　　اشْرَحْ: تُو کھول دے　　صَدْرِیْ: میرا سینہ

يَسِّرْ: تُو آسان کردے　　عُقْدَةً: گرہ　　لِّسَانِیْ: میری زبان

قَوْلِیْ: میری بات　　وغیرہ

حفظ

معانی و مطالب کی تشریح کے بعد بامحاورہ ترجمہ کتاب سے سمجھائیے۔ حفظ کے لیے دعا کے الفاظ بلند آواز سے تلفظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں ان الفاظ کو دہرائیں گے۔ بار بار دہرانے سے یہ دعا بآسانی یاد ہوجائے گی۔ طلبا گروہ اور جوڑی کی صورت میں دہرائیں اور فرداً فرداً بھی پڑھیں۔ اگلے دن تمام طلبا سے باری باری یہ دعا مع ترجمہ سنیے۔

(iii) سورۃ المومنون : ۹۷ تا ۹۸

تعارف

یہ دعا سورۃ المومنون میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیطانی وسوسوں اور حربوں سے بچنے کے لیے اس دعا کی تعلیم دی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم کثرت سے یہ دعا پڑھتے رہیں تاکہ شیطان کے فریب اور بہکاوے میں نہ آسکیں۔

معانی و مطالب

الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز تختۂ نرم پر آویزاں کیے جائیں یا بورڈ پر معانی سمجھا دیے جائیں۔

رَّبِّ : اے میرے پروردگار　　اَعُوْذُ : میں پناہ مانگتی/مانگتا ہوں　　هَمَزٰتِ : وسوسے

اَنْ : کہ　　یَّحْضُرُوْنِ : وہ میرے پاس آ موجود ہوں

حفظ

طلبا کو تجوید کے قواعد مدِنظر رکھتے ہوئے دونوں دعائیہ آیات حفظ کروائیے۔ آٹھ دس مرتبہ دہرانے اور یاد کرنے کو دیا جائے۔ اگلے دن باری باری انھیں بلا کر یہ دعا مع ترجمہ سنی جائے۔

(iv) سورۃ النسا: ۸۱

تعارف

یہ آیت اللہ تعالیٰ پر بھروسے اور کامل یقین کا اظہار ہے۔ ایک سچے مسلمان کو ہر لمحہ یقین ہونا چاہیے کہ ہر مشکل اور پریشانی سے محفوظ رکھنے والا اور ہمارا حقیقی خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم سب اسی کے محتاج ہیں۔

معانی و مطالب

تَوَكَّلْ: بھروسا، اعتماد، اعتبار **عَلَى**: پر **كَفٰى**: کافی **وَكِيْلًا**: کارساز، کام بنانے والا

حفظ

معانی و مطالب اور ترجمہ اچھی طرح سمجھانے کے بعد بار بار دہرائیے اور طلبا بھی آپ کے ساتھ دہراتے جائیں تاکہ انھیں یہ دعا اچھی طرح یاد ہوجائے۔ اسی طرح ترجمہ بھی یاد کروائیے۔

(v) سورۃ ابراہیم: ۴۰۔۴۱

تعارف

سورۃ ابراہیم کی دو آیات پر مشتمل یہ دعا بہت ہی جامع ہے جس میں نماز قائم کرنے کی توفیق عطا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے والدین اور تمام مومنوں کی بخشش طلب کی جاتی ہے۔ یہ دعا نماز میں درودِ ابراہیمی کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے۔

معانی مطالب

اجْعَلْنِيْ: مجھے توفیق دے، مجھے بنا **مُقِيْمَ**: قائم کرنا **الصَّلٰوةِ**: نماز

ذُرِّيَّتِيْ: میری اولاد **اغْفِرْ لِيْ**: میری مغفرت کردے **لِوَالِدَيَّ**: میرے والدین کی

(vi) سورۃ الحشر: ۱۰

تعارف

اسلام امن و سلامتی اور محبت و بھائی چارے کا دین ہے۔ قرآنی اور مسنون دعاؤں میں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ صرف اپنے لیے دعا مانگنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی دعا میں شامل کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ سورۃ الحشر کی اس دعائیہ آیت میں بھی اپنی مغفرت کے ساتھ پہلے ایمان لانے والوں کے لیے بھی دعا مذکور ہے۔ اس کے علاوہ ایک اہم نکتہ کہ مومنوں سے کینہ و حسد نہ رکھنے کی دعا بھی شامل ہے۔ کینہ اور حسد، دونوں ہی اخلاقی بُرائیاں ہیں جن کی اسلام میں مذمت کی جاتی ہے۔

معانی و مطالب

اِخْوَانِنَا : ہمارے بھائی　　سَبَقُوْنَا : ہم سے پہلے، پچھلے، سابقہ　　فِیْ : میں

قُلُوْبِنَا : ہمارے دل　　غِلًّا : حسد، کینہ، حرص

(vii) سورۃ المومنون : ۱۰۹

تعارف

رحمٰن و رحیم اللہ تعالیٰ کی خاص صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا اور رحم کرنے والوں کو پسند فرمانے والا ہے۔ دعا مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات کا واسطہ دے کر دعا مانگنا سنت عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی شامل ہوتی ہے، جیسے کہ اے اللہ! تُو مغفرت فرمانے والا ہے، رحم فرمانے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، مہربان ہے۔ اس دعا میں بھی اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا ذکر ہے اور بخشش کی دعا ہے۔

معانی و مطالب

اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے　　ارْحَمْنَا : ہم پر رحم فرما　　خَیْرُ : سب سے بہتر، اچھا، بہترین

تختۂ نرم کی تجاویز

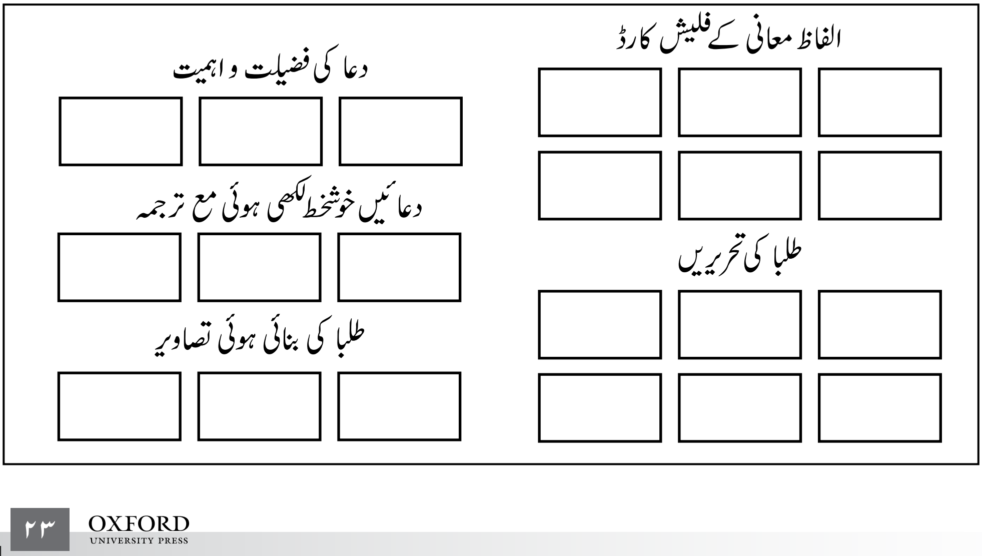

باب دوم : ایمانیات وعبادات

نبیوں اور رسولوں پر ایمان

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- رسالت کے مفہوم اور اس کے تقاضوں کو سمجھ جائیں۔
- رسالت کی ضرورت اور اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔
- ایمان حاصل کریں کہ انبیا اور رُسل معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔
- نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کی قطعیت کے بارے میں جان لیں۔

امدادی اشیا

- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۵

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ۳)

سبق شروع کرنے سے پہلے طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کروایا جائے؛ مثلاً، اللہ تعالیٰ نے انبیا و رُسل کیوں بھیجے، کم وبیش کتنے پیغمبر اس دنیا میں آئے، آسمانی کتابیں کن انبیا پر نازل ہوئیں اور کیوں، قرآنِ مجید میں کتنے انبیا کا ذکر کیا گیا ہے، کیا کوئی طالبِ علم قرآن میں درج کسی نبی کا قصہ سنا سکتا ہے، انبیا کا سلسلہ کیوں رک گیا، وغیرہ۔

سبق کے تعارف کے طور پر خود بھی وضاحت کیجیے کہ انبیا و رُسل اس لیے مبعوث ہوئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو اور اس کے احکامات اور تعلیمات سے آگہی ہو، لوگوں کو اس دنیا میں آنے کا مقصد معلوم ہو اور انھیں زندگی گزارنے کے اصولوں کا علم ہو سکے۔

طلبا کو بتائیے کہ اس سبق میں ہم پڑھیں گے کہ رسالت کے منصب سے کیا مراد ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔

پہلا پیراگراف کسی طالبِ علم سے پڑھوایئے، پھر خود اس کی وضاحت کیجیے۔ اہم باتیں بورڈ پر لکھتے جایئے تاکہ سبق کے اختتام پر تمام اہم نکات طلبا کے سامنے ہوں، مثلاً

- رسالت سے مراد پیامبری اور سفارت ہے۔
- رسولوں کی بعثت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوا۔
- عقیدۂ رسالت کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اس پیراگراف سے متعلق طلبا سے سوالات بھی کرتے جایئے تاکہ ان کے فہم کا اندازہ ہو سکے، ان کی توجہ مرکوز رہے اور سبق میں ان کی دلچسپی بھی برقرار رہے۔

سبق کے دیگر پیراگراف بھی مختلف طلبا سے پڑھوایئے اور تلفظ درست کروانے کے ساتھ پیراگراف کی وضاحت بھی کرتے جایئے۔ دورانِ وضاحت زبانی سوالات کیجیے، مثلاً

- منصبِ رسالت کے لیے کیسے افراد کا انتخاب کیا گیا؟
- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بجائے فرشتوں کو لوگوں کی ہدایت کے لیے کیوں نہیں بھیجا؟
- مبعوث ہونے والے پیغمبر کن عادات و اطوار کے مالک تھے؟
- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے کم و بیش کتنے پیغمبر بھیجے؟

سبق میں موجود معلومات کے ساتھ ساتھ اضافی معلومات بھی دیجیے، مثلاً ان انبیا کا ذکر کیجیے جن کے نام اور احوال قرآن پاک میں آئے ہیں؛ جیسے، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داوٗد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

وضاحت کے دوران طلبا کو بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے اور ہر قوم میں رسول بھیجے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے رہے۔ تمام انبیا و رُسل برحق ہیں، ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں اور ان سب پر ایمان لانا اور ان کا ادب سے نام لینا ضروری ہے۔ ان انبیا کی لائی ہوئی شریعتوں کو ان کے ماننے والوں نے اپنی شکل پر برقرار رہنے نہیں دیا اور اس میں تحریفات، اضافے، کمی اور کئی طرح کی آمیزش کردی اس لیے وہ آج ہمارے لیے قابلِ عمل نہیں رہیں لیکن نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت دیگر شریعتوں کی تکمیل کرنے

والی اور ہر طرح کی تحریف سے پاک ہے، لہٰذا یہ قیامت تک آنے والی تمام اقوام اور ادوار کے لیے ہے۔ یہ شریعت قرآنِ مجید کی صورت میں مکمل اور محفوظ ہے لہٰذا اب قیامت تک کسی نبی یا رسول یا کسی اور شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ختمِ نبوت سے متعلق مزید دلائل دیجیے، مثلاً نبی اکرم ﷺ کی یہ احادیث مبارکہ تختۂ سیاہ پر لکھیے:

- میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد)
- رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اب میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں آئے گا۔ (ترمذی)
- اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترمذی)
- میری اور مجھ سے پہلے انبیا کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اُسے بہت عمدہ اور آراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی۔ وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیائے کرام کا خاتم ہوں۔ (بخاری)

عقیدۂ رسالت کے تقاضوں کے چیدہ چیدہ نکات بورڈ پر لکھ کر سکھائے جائیں، مثلاً:

- اتباعِ رسول اور حُبِّ رسول ﷺ سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث طلبا کو بتائی اور لکھوائی جائیں۔
- آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بتایا جائے اور اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ سبق کے تمام نکات طلبا کی سمجھ میں آگئے ہیں۔

مشق

۱۔ تمام ذیلی سوالات کے جوابات طلبا سے پہلے زبانی سنے جائیں اور پھر انھیں کہا جائے کہ وہ ان کے جوابات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں، انھیں مکمل جملے کی شکل میں لکھوایئے۔

(i) ایلچی (ii) عربی (iii) دین کی تبلیغ کا (iv) درود (v) طلبا سے لکھوایئے

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات:

(i) سفارت (ii) نبی اور رسول (iii) آخری (iv) کفر (v) محبت

عملی کام سے متعلق سرگرمیاں ضرور کروایئے، انھیں طلبا دلچسپی سے کریں گے۔

مزید سرگرمیاں

- طلبا ایک کتابچہ بنائیں جس میں اُن سنتوں کو تحریر کریں جن پر وہ عمل کر کے اتباعِ رسول ﷺ کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔
- طلبا کو گروہوں میں تقسیم کیا جائے، ہر گروہ (قرآنی تعلیمات کے مطابق) کم از کم دو انبیا کے بارے میں تفصیلات تحریر کرے کہ وہ کس قوم کی طرف بھیجے گئے، انھیں کیا معجزے عطا کیے گئے، انھیں کیا تعلیمات دی گئیں، ان کی قوم کا انجام کیا ہوا، یا ان معلومات کو کہانی کی شکل میں لکھیں۔ بہترین لکھنے والوں کا کام تختۂ نرم پر لگائیے۔
- رسالت کے تقاضوں پر گروہی مباحثہ کروایا جائے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

ان انبیا کے ناموں کی فہرست جو قرآنِ مجید میں مذکور ہوئے

مشہور آسمانی کتابیں

زبور	انجیل
تورات	قرآن مجید

اتباعِ رسول اور حُبِّ رسول ﷺ سے متعلق قرآنی آیات و احادیث

ختمِ نبوت سے متعلق آیات و احادیث

طلبا کی تحریریں

طلبا کی بنائی ہوئی تصاویر

اسلام میں عبادت کا تصور

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اسلام میں عبادت کے وسیع تصور سے آگاہ ہو جائیں۔
- یہ جان لیں کہ دین اسلام چند عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ مسلمان کا ہر وہ عمل عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہو۔

امدادی اشیا

- نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے متعلق تصاویر
- تختۂ سیاہ
- چارٹ جس پر موضوع سے متعلق قرآنی آیات و احادیث رسول ﷺ درج ہوں
- کتاب: 'سلام – ۷'، صفحہ نمبر ۱۰

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ۳)

آمادگی کے لیے چند سوالات کیے جائیں، مثلاً اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا کیوں بنائی، اس دنیا میں ہمارے آنے کا کیا مقصد ہے، عبادت سے کیا مراد ہے، وغیرہ۔ طلبا کے جوابات آنے کے بعد تختۂ سیاہ پر آیت تحریر کیجیے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ (الذاریات: ۵۶)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

دنیا میں آنے کا مقصد بتانے کے بعد عبادت کے مفہوم کو ایک مثال سے واضح کیجیے کہ عبادت سے مراد بندگی اور غلامی ہے۔ جیسے ایک غلام اپنے آقا کے سامنے نہایت فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتا ہے، اس کا ہر حکم بجا لاتا ہے، اس کے ہر فیصلے کو بلا چوں چراں تسلیم کرتا ہے اور ہر وقت اس کی غلامی کے لیے خود کو مستعد و چوکس رکھتا ہے، بالکل اسی طرح ہمارا بھی اپنے ربّ سے رشتہ آقا اور غلام ہی کی مانند ہے۔ ہمیں بھی اپنے ربّ، خالق، مالک،

رازق اور منعمِ حقیقی کے سامنے جھکے رہنا ہے، عاجزی کا اظہار کرنا ہے، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کے احکامات کو بجا لانا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اس کی تعلیمات و ہدایات سے رہنمائی حاصل کرنی ہے۔ یہی دراصل عبادت ہے اور یہی بندگی کا وسیع مفہوم ہے جو ہمارا دین ہمیں دیتا ہے (آقا اور غلام والی مثال کلاس میں خاکے کی شکل میں بھی کی جا سکتی ہے تاکہ دلچسپی کا ماحول پیدا ہو سکے)۔

اعلانِ سبق کے طور کہیے، آج ہم پڑھیں گے کہ کیا اسلام میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے علاوہ بھی عبادت کا کوئی مفہوم یا تصور ہے۔ اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ سیاہ پر لکھیے۔

اب ایک ایک پیراگراف خود پڑھیے یا طلبا سے پڑھوایئے، ہر پیراگراف کی وضاحت کرتے جایئے اور دورانِ وضاحت سوالات بھی کیجیے تاکہ طلبا کے فہم کا اندازہ ہوتا رہے۔ اہم نکات تختۂ سیاہ پر بھی لکھتے جایئے۔ دورانِ تدریس سوالات کیجیے، مثلاً عبادت کے لفظی معنی کیا ہیں، کسی کو اللہ کا ہمسر ٹھہرانا یا شریک بنانا کیا کہلاتا ہے، پیغمبر کس مقصد کی یاد دہانی کے لیے مبعوث ہوتے رہے، کیا اسلام میں رہبانیت ہے، عبادت کی ادائیگی میں نیت کا خالص ہونا کیوں ضروری ہے، آج ہمارے معاشرے میں افراتفری کیوں ہے، اس کا کیا حل ہے، وغیرہ وغیرہ۔ آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بتایئے۔

مشق

۱۔ کمرۂ جماعت میں مشقی سوالات کے جوابات پر طلبا کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور انھیں اپنے الفاظ میں جوابات لکھنے کے لیے کہیے تاکہ ان کی تخلیقی صلاحیتیں پروان چڑھیں۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) دنیاوی و اخروی فلاح کا انحصار اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق زندگی گزارنے پر ہے۔

(ii) نبی اکرم ﷺ غور و فکر کے لیے غارِ حرا میں تشریف لے جاتے تھے۔

(iii) قرآنِ مجید میں ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، ناداروں، رشتہ دار ہمسایوں، اجنبی ہمسایوں، پاس بیٹھنے والوں، مسافروں اور ماتحت لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا تذکرہ ہے۔

(iv) دورِ حاضر میں ہماری زندگی کے شعبوں میں بگاڑ اس لیے ہے کہ ہم اسلام کے وسیع تصورِ عبادت سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں، ہم اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی مرضی سے نہیں بلکہ اپنی خواہشات کے مطابق گزار رہے ہیں۔

(v) اسلام ترکِ دنیا کا قائل نہیں ہے کیونکہ اسلام دینِ فطرت ہے اور انسان کی فطرت ہے کہ وہ معاشرے

کے ساتھ مل کر رہنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے یہی امتحان رکھا ہے کہ وہ دین اور دنیا ، دونوں کو ایک ساتھ لے کر چلے۔ نیز، ہر انسان پر معاشرے کے کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں اور اسلام حقوق العباد کی ادائیگی پر زور دیتا ہے۔

۳۔ سوالات کا مناسب ترین جواب منتخب کرنے کی مشق طلبا کی تفہیم کا امتحان ہے۔ دیے گئے جوابات میں سے بیشتر درست ہیں لیکن منتخب یہ کرنا ہے کہ سوال کا موزوں ترین جواب کیا ہوسکتا ہے۔

(الف) اسلامی احکامات کی پابندی کرنی چاہیے

(ب) عبادت کے لیے

(ج) اللہ کی خوشنودی

(د) تقویٰ

عملی کام

- ''ایک مثالی مسلمان کی زندگی کیسی ہونی چاہیے؟'' اس موضوع پر طلبا کے درمیان گروہی مباحثہ کروایا جائے اور تمام طلبا کو بولنے کا موقع دیا جائے۔

مزید سرگرمیاں

- ''مثالی معاشرہ'' کے موضوع پر طلبا سے تقاریر کروائی جائیں۔
- ہماری زندگی کا ہر عمل عبادت بن جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق ہو اور صرف اسی کی رضا کے حصول کے لیے ہو۔ اس نکتے کو ذہن میں رکھتے ہوئے درج ذیل اعمال کو عبادت کیسے بنایا جاسکتا ہے؟

(i) کھانا (ii) پینا (iii) سونا

(iv) جاگنا (v) کمانا (6) علم حاصل کرنا

مثلاً، کھانا : کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئیں ،'بسم اللہ' پڑھ کر کھانا شروع کریں ، اختتام پر کھانا کھانے کے بعد کی دعا پڑھیں اور حلال اشیا کھائیں۔ یہ سرگرمی خاکے کی شکل میں کمرۂ جماعت میں کروایئے تاکہ دلچسپ انداز میں طلبا ان اعمال کو بطور عبادت سمجھ سکیں۔

گھر کا کام

درج ذیل اشارات / فلوچارٹ کی مدد سے طلبا سے مضمون تحریر کروائیں۔

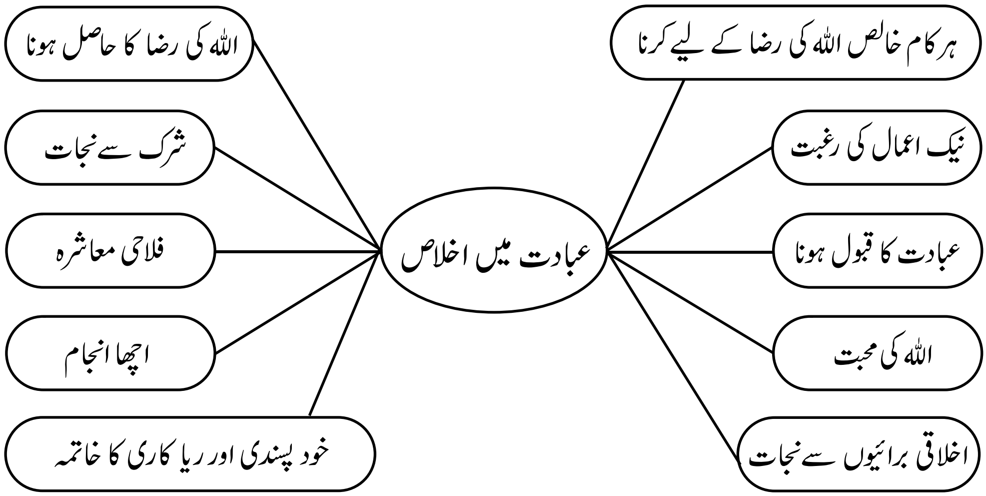

دعا کی اہمیت اور فضیلت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- دعا کے مفہوم، اس کی اہمیت اور فضیلت سے آگاہ ہوجائیں۔
- اپنے ذہنوں میں اللہ تعالیٰ کے عظیم و برتر ہونے کا یقین پختہ محسوس کریں۔
- دعا کے بارے میں قرآن و حدیث کے احکامات سے روشناس ہوں اور ان کی روحانی تربیت ہو۔
- دعا مانگنے کے آداب اور طریقوں سے واقف ہوں۔
- دعا کے معاملے میں شرک سے بچنے کا درس سیکھیں۔

امدادی اشیا

- دعا سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- قرآنی اور مسنون دعاؤں کا چارٹ
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام – ۷'، صفحہ نمبر ۱۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ۳)

طلبا کو بطور مثال بتائیے کہ ماں اپنے بچّے سے کس قدر لگاؤ رکھتی ہے، بچّہ جب بھی اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے ماں کی طرف دیکھتا ہے، وہ اُس کی ہر ضرورت کی تکمیل کے لیے تیار ہوجاتی ہے، اس سے والہانہ محبت کرتی ہے اور اس کی ہر جائز خواہش پورا کرنا چاہتی ہے۔ ماں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ستّر ماؤں سے زیادہ محبت و شفقت کا معاملہ فرماتا ہے، لہٰذا انسان کو اپنی تمام ضروریات کی تکمیل کے لیے اللہ ہی سے دعا مانگنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک ضرورت اللہ سے مانگو، یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ اور نمک بھی۔ (ترمذی) غرض یہ کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز اور ہر بڑی سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیے کیونکہ وہی ذرائع، وسائل اور اسباب پیدا کرتا ہے اور ہمارے تمام مسائل حل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں دعا سے متعلق کوئی واقعہ یا کہانی بھی طلبا کو سنائی جا سکتی ہے تا کہ سبق میں ان کی دلچسپی بڑھے۔ مثلاً بنی اسرائیل کے اُن تین لوگوں کا واقعہ جو اندھیری رات میں ایک غار میں پھنس گئے تھے کہ پہاڑ سے ایک چٹان کا ٹکڑا غار کے دہانے پر گرنے سے غار کا منھ بند ہو گیا تھا۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کسی مخلص عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، شاید کہ ہمیں اس مصیبت سے نجات ملے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ سے یوں فریاد کی کہ ''اے اللہ! میرا گزارا جنگل میں بھیڑ بکریاں چَرانے پر تھا، میں جنگل سے واپس آ کر ان بکریوں کا دودھ دوہتا اور سب سے پہلے اپنے بوڑھے والدین کو پلاتا، پھر اپنے بچّوں کو دیتا۔ ایک دن مجھے پہنچنے میں کچھ دیر ہو گئی، اس اثنا میں میرے والدین سو چکے تھے۔ میں رات بھر دودھ کا پیالہ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ اے اللہ! یہ عمل میں نے خالص تیری خوشنودی کی خاطر کیا، تُو اس کی برکت سے غار کا دہانہ کھول دے۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور چٹان تھوڑی سی سرک گئی۔

اب دوسرے آدمی نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ ''اے اللہ! میں نے ایک مرتبہ چند مزدوروں سے کام کروایا، تمام مزدوروں کو مزدوری دے دی لیکن ایک شخص کی مزدوری رہ گئی۔ کچھ عرصے بعد وہ مزدور اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں اور بکریاں سب تمھاری ہیں، لے جاؤ۔ وہ سمجھا کہ میں مذاق کر رہا ہوں، مگر میں نے اسے بتایا کہ جو رقم تم چھوڑ گئے تھے، اسے میں نے اسی کاروبار میں لگایا اور اس میں اللہ نے برکت دی۔ چونکہ وہ مال تمھارا تھا اس لیے یہ سارا ریوڑ بھی تمھارا ہی ہے، لہٰذا تم یہ سب لے جاؤ۔ اے اللہ! میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لیے کیا، تُو اس کام کی برکت سے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔'' اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی، اس کی دعا قبول ہوئی اور چٹان مزید تھوڑی کھسک گئی جس سے غار کا منھ مزید کھل گیا۔

اب تیسرے شخص کی باری تھی۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی کہ اے اللہ! ایک مرتبہ مجھے بدکاری کا خیال آیا اور میں وہ کام کرنے ہی والا تھا کہ میرے دل میں تیرا خوف آیا اور میں تیرے خوف سے باز رہا۔ اے اللہ! اگر میرا یہ خالص عمل مقبول ہو تو تُو اس عمل کے بدلے ہماری مشکل آسان فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی دعا قبول فرمائی، نتیجتاً چٹان غار کے منھ سے ہٹ گئی اور تینوں کو نجات ملی۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اہمیت کس قدر ہے، یہ سبق بھی اسی بارے میں ہے۔

تختۂ سیاہ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے اور کتاب نکلوائیے۔ پھر بتائیے کہ آج ہم اسی حوالے سے مطالعہ کریں گے کہ دینِ اسلام میں دعا کی کیا اہمیت اور فضیلت ہے۔ سبق کا ایک ایک پیراگراف باری باری طلبا سے پڑھوائیے۔ تختۂ سیاہ پر ان پیراگراف کے اہم نکات لکھیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ قرآنی آیات و احادیث بھی بورڈ پر لکھ کر

سمجھائیے۔ دورانِ وضاحت طلبا سے سوالات ضرور کیجیے ، مثلاً

- دعا کا لفظی مطلب کیا ہے؟
- ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیوں مانگنی چاہئیں؟
- غیر اللہ سے مانگنا کیا کہلاتا ہے؟
- شرک سے بچنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

دعا کے آداب اور طریقے سکھانے کے لیے عملی طریقہ اپنائیے یعنی کسی طالبِ علم کو بلا کر نمونے کے طور پر دعا سکھائیے ، اس طرح کہ وہ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ بیٹھے ، اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ، پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے ، سورۂ فاتحہ پڑھے ، درود وسلام پڑھے ، بعدازاں نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ پہلے اپنے لیے دعا کرے اور پھر دوسروں کے لیے۔ آخر میں دوبارہ درود پڑھے اور آمین کہہ کر دعا ختم کرے۔ تین چار طلبا سے اس طریقے پر دعا کروائیے تاکہ سب کی سمجھ میں آجائے۔

مشق

۱۔ مشق کے سوالات کے جوابات 'پوچھیے اور بتائیے' کے اصول پر حل کروائیے۔ جوابات کتاب سے رٹوانے کے بجائے سوالات پر طلبا سے گفتگو کیجیے اور انھیں اپنے الفاظ میں بتانے اور لکھنے کا موقع دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) دعا بے چینی ، افسردگی ، مایوسی اور پریشانی کا بہترین علاج ہے۔

(ii) دعا مانگنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے، پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا جائے، اس کے بعد پہلے اپنے لیے اور پھر دوسروں کے لیے دعا کی جائے۔ دعا کے آخر میں بھی درود پڑھا جائے اور دعا کے اختتام پر آمین کہا جائے۔ دعا چپکے چپکے اور ہلکی آواز میں مانگی جائے۔

(iii) اللہ تعالیٰ کو عاجزی سے اور چپکے چپکے مانگی جانے والی دعا پسند ہے۔

(iv) اس سوال کے جواب میں طلبا کو اجازت دیجیے کہ سبق کے آخری صفحے پر موجود دعا سے متعلق نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں سے کوئی سے بھی حدیث نقل کریں۔

۳۔ طلبا کو کتاب کی مدد سے قرآنی آیات اور احادیث کے تراجم مکمل کرنے دیجیے۔

مزید سرگرمیاں

طلبا کو مزید سوالات بھی حل کرنے کے لیے دیے جا سکتے ہیں، مثلاً

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

(i) مصائب و آلام میں بندہ بے اختیار کسے پکارتا ہے؟

(ii) دعا نہ کرنا تکبر کی علامت کیوں ہے؟

(iii) دعا مانگتے وقت شرک سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

(iv) دعا مانگنے کا طریقہ بتائیے۔

۲۔ دعا کے آداب بیان کرنے کے لیے فلو چارٹ مکمل کروائیے۔

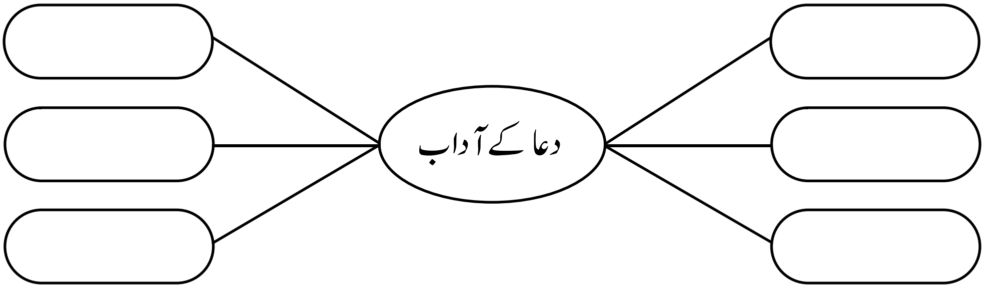

۳۔ روزمرہ اعمال کی انجام دہی کے دوران کی جانے والی مسنون دعائیں مثلاً کھانا کھانے کی دعا، لباس پہنتے وقت کی دعا، بیت الخلا جانے اور آنے کی دعا، مسجد میں جانے اور آنے کی دعا، سونے اور جاگنے کی دعا، گھر سے باہر جانے اور آنے کی دعا وغیرہ، تمام طلبا کو زبانی یاد کروائیے، ان کا ترجمہ بھی بتائیے۔

۴۔ طلبا سے ایک کتابچہ بنوائیے جس میں وہ قرآنی اور مسنون دعائیں مع ترجمہ تحریر کریں۔

گھر کا کام

''ایاک نعبد و ایاک نستعین'' کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مانگنا یا دعا کرنا شرک ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں دلائل لکھنے کے لیے دیجیے۔ اچھی تحریر کو تختۂ نرم پر لگائیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

دعا کے آداب

دعا سے متعلق کہانی یا واقعہ

دعا سے متعلق قرآنی آیات و احادیث

طلبا کی تحریریں

چند مسنون دعائیں مع ترجمہ

دعا کی قبولیت کے خاص اوقات

- تہجد کے وقت
- شبِ قدر
- ۹؍ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں کی جانے والی دعائیں
- اذان کے وقت
- جمعہ کا خطبہ ہونے سے نماز ہونے تک
- جہاد کے وقت
- سجدے کی حالت میں
- بیماری اور سفر میں
- ذکر و فکر کی مجالس میں
- افطار کرتے وقت

زکوٰۃ : اہمیت اور فضیلت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- ارکانِ اسلام سے متعلق معلومات سے واقف ہوں۔
- ارکانِ اسلام کے اہم رکن زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت اور فضیلت سے آگاہ ہوں۔
- زکوٰۃ کے مصارف کے بارے میں جانیں اور زکوٰۃ کے انفرادی و اجتماعی فوائد اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات سے آگاہ ہوں۔

امدادی اشیا

- زکوٰۃ سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- جن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے ان کے ماڈل یا تصاویر
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام – ۷'، صفحہ نمبر ۱۹

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے طلبا سے چند سوالات کیے جا سکتے ہیں، مثلاً اسلام کی بنیاد کن پانچ چیزوں پر ہے، یا دین کے ارکان کون کون سے ہیں، قرآنِ مجید میں نماز کے ساتھ کس رکن کی ادائیگی کا خاص طور پر ذکر ہے، کیا زکوٰۃ پہلی امتوں پر بھی فرض تھی، وغیرہ۔

زکوٰۃ کے تعارف کے طور پر انھیں بتایا جائے کہ زکوٰۃ اسلام کا اہم بنیادی رکن ہے۔ اس سے مراد وہ مالی امداد ہے جو ہر اس مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس مال و دولت، سونے چاندی یا سامانِ تجارت کی مخصوص مقدار کو ایک سال کا عرصہ گزر جائے۔ زکوٰۃ پہلی امتوں پر بھی فرض تھی جس کا ذکر مختلف آسمانی صحیفوں میں ہے اور خود قرآنِ مجید میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔ سورۂ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز اور زکوٰۃ قائم کرنے کے حکم کا ذکر ہے۔

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (سورۃ مریم:۳۱)

ترجمہ: اور جب تک زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالے سے قرآنِ مجید میں یوں ذکر ہے:

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝۵۵ (سورۃ مریم:۵۵)

ترجمہ: اور (اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ تھے۔

یہ سبق بھی اسی اہم فریضے کے بارے میں ہے۔

سبق کا عنوان تختۂ سیاہ پر تحریر کیجیے۔ اہم نکات اور ذیلی عنوانات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ طلبا کو اضافی معلومات بھی دیجیے، مثلاً زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے چند بنیادی اصول:

۱۔ زکوٰۃ صرف مسلمانوں سے وصول کر کے مسلمانوں ہی کو دی جائے گی۔

۲۔ ماں باپ اور اولاد کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

۳۔ غریب رشتہ دار کو زکوٰۃ دینے کا دگنا ثواب ہے کہ یہ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہے اور قرابت کا حق ادا کرنا بھی۔

۴۔ مال دار شخص یا صاحبِ نصاب کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

۵۔ زکوٰۃ کی رقم کفن دفن، مسجد کی تعمیر، اسپتال یا پل یا کنواں وغیرہ بنوانے میں نہیں لگائی جا سکتی، تاہم ضرورت مندوں کو ان کی ضرورت کی اشیا اس رقم سے خرید کر دی جا سکتی ہیں۔

سبق کی وضاحت کے دوران طلبا سے مندرجہ ذیل سوالات بھی کیے جائیں تاکہ ان کے فہم کا ادراک ہو سکے، مثلاً

- زکوٰۃ اسلام کا کون سا رکن ہے؟
- زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟
- نصاب سے کیا مراد ہے؟
- زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جا سکتی ہے؟
- زکوٰۃ کن لوگوں کو نہیں دی جا سکتی؟
- عاملینِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟
- مسافر کو زکوٰۃ کے مصارف میں کیوں رکھا گیا ہے؟
- زکوٰۃ کن کن چیزوں پر ادا کی جاتی ہے؟
- اگر غربا کی ضرورتیں پوری نہ کی جائیں تو اس سے معاشرے میں کیا کیا مسائل جنم لے سکتے ہیں؟

- زکوٰۃ کے انفرادی اور اجتماعی فوائد کیا ہیں؟
- زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت کیا ہے؟
- زکوٰۃ نہ ادا کرنے والوں کے لیے کیا وعید ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بیان کیجیے۔

مشق

۱۔ ذیلی سوالات کے جوابات پر طلبا کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور انھیں اپنے الفاظ میں جوابات لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔ صاحبِ نصاب سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اسی مالیت کے برابر نقد رقم یا تجارتی سامان ایک سال تک ملکیت میں رہے۔

(ii) ساڑھے باون تولے

(iii) جی ہاں

(iv) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے اور اسی میں ملی جلی رہے، وہ مال کو تباہ کر کے چھوڑتی ہے۔'' (مشکوٰۃ)

(v) کتاب کے صفحہ نمبر ۲۰ پر درج سورۃ البقرہ کی آیات ۲۶۱ تا ۲۶۵ کا ترجمہ لکھوایئے اور زبانی یاد کروایئے۔

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات:

(i) ساڑھے سات تولہ　　(ii) معاشی

(iii) زکوٰۃ　　(iv) صدقات

۴۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✓　　(ii) ✗　　(iii) ✓　　(iv) ✗

عملی کام

کتاب میں درج ہدایات کے مطابق کام طلبا سے ضرور کروائیے، اس سے ان کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔

مزید سرگرمیاں

۱۔ زکوٰۃ کے فوائد کے لیے فلو چارٹ مکمل کروائیے۔

۲۔ زکوٰۃ نہ دینے کے نقصانات کا فلو چارٹ بنوائیے۔

۳۔ درج ذیل میں سے اُن پر درست (✓) کا نشان لگائیے جن پر زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے۔

برتن	زیورات سونا	روپیہ مال	فرنیچر
مکان	کتابیں	لباس	

مذکورہ بالا چیزوں کی تصاویر، ماڈل یا فلیش کارڈز دکھا کر پوچھیے کہ کن چیزوں پر زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اور کن چیزوں پر نہیں۔

۴۔ زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت پر مضامین تحریر کروائیے، اچھی تحاریر تختۂ نرم پر لگوائیے۔

۵۔ درج ذیل میں سے جنھیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے، اُن پر درست (✓) کا نشان لگائیں۔

مسافر ☐	والدین ☐	سیّد ☐	
مقروض ☐	مسجد کی تعمیر ☐	رام چند ☐	
غریب بہن بھائی ☐	غریب پڑوسی ☐	صاحبِ نصاب ☐	
دادا دادی ☐			

تختۂ بزم کی تجاویز

- ارکانِ اسلام کے انفرادی و اجتماعی فوائد
- جن لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی:

بیٹا | بیٹی | دادا | دادی | غیر مسلم

سیّد | ماں | باپ | نانی | نانا

- فرض عبادات پر نشان (✓) لگائیں:

نماز | تلاوت | سخاوت | زکوٰۃ

خیرات | حج | عمرہ

- جن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے، اُن پر نشان (✓) لگائیں:

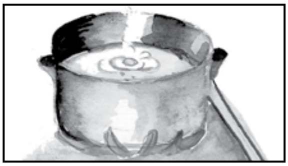
برتن

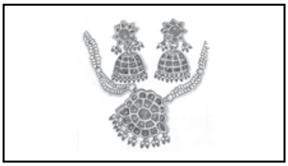
سونا چاندی

مال و دولت

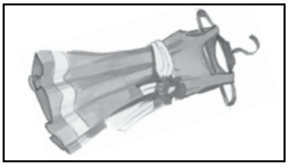
لباس

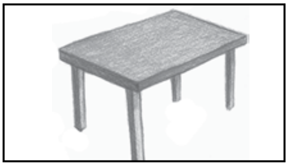
فرنیچر

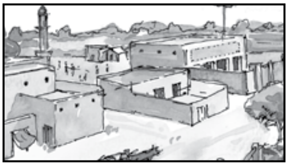
گھر

- طلبا کی نگارشات

فتحِ مکہ

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا :

- فتحِ مکہ کے اہم واقعات سے روشناس ہوں۔
- شعور پائیں کہ اسلام امن کا داعی ہے، یہ تلوار کے زور سے نہیں پھیلا اور یہ کہ اسلام کے جنگی اصولوں میں قتل و غارت اور تباہی و بربادی شامل نہیں ہے۔
- فتحِ مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے عفو و درگزر کی اعلیٰ مثالوں سے آگہی حاصل کریں۔
- نبی کریم ﷺ کی بحیثیتِ عظیم فاتح شناخت حاصل کریں۔

امدادی اشیا

- خانۂ کعبہ کا ماڈل یا تصویر
- عرب کا نقشہ جس میں مکہ کو نمایاں کیا گیا ہو
- چارٹ جس پر فتحِ مکہ سے متعلق اہم معلومات درج ہوں
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۲۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ۲)

شہرِ مکہ سے متعلق طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کیجیے اور مکہ کی تاریخی اہمیت واضح کیجیے۔ کعبہ کا ماڈل یا تصویر دکھاتے ہوئے بتایئے کہ دنیا میں سب سے اہم، نمایاں، محترم، مکرم اور تاریخی مقام خانۂ کعبہ ہے جو مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ یہ اللہ کا گھر ہے جو اللہ کے حکم سے تعمیر کیا گیا اور مکہ مکرمہ وہ پہلی بستی ہے جو زمین پر بسائی گئی، اس لیے اس کا ایک نام ''اُمُّ القریٰ'' (تمام بستیوں کی ماں) ہے۔ یہ انسانی بستی تعمیرِ کعبہ کے بعد بسائی گئی۔ زمین کا مرکز بھی یہی جگہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو قرآنِ مجید میں کئی ناموں سے پکارا

ہے جیسے بلدة طيبة (پاکیزہ شہر) ، بلد الامين (امن والا شہر)۔ یہی وہ شہر ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی اولاد کو بسایا اور اس شہر اور یہاں کے رہنے والوں کے لیے دعائیں کیں ، اسی مبارک شہر میں نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے اور بطور آخری نبی مبعوث ہوئے۔ پہلی وحی یہیں نازل ہوئی اور اسلام کا ظہور بھی اسی شہر سے ہوا۔ اسی شہر میں آپ ﷺ کو مشرکینِ مکہ کے ظلم وستم سہنے پڑے ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مدینہ ہجرت کی اجازت دے دی اور پھر طویل عرصے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ اسی شہر میں ایک عظیم فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے ، آپ ﷺ کے ہاتھوں اسلام کا بول بالا ہوا ، خانۂ کعبہ بتوں سے پاک ہوا اور مکہ مکرمہ میں کافروں اور مشرکوں کا داخلہ ممنوع قرار پایا۔ آج مکہ مکرمہ ہی وہ شہر ہے جہاں ہر سال پوری دنیا سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان فریضۂ حج ادا کرنے آتے ہیں۔

طلبا کو بتائیے کہ صلحِ حدیبیہ کے بعد فتحِ مکہ کے اسباب کس طرح پیدا ہوئے ، فتحِ مکہ کے اہم واقعات کیا تھے ، آج کے سبق میں ہم اس کی تفصیلات پڑھیں گے۔ تختۂ سیاہ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے ، پس منظر کے اہم نکات لکھیے ، ابتدائی پیراگراف پڑھوائیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ ذیلی عنوان اور اُن کے اہم نکات تختۂ سیاہ پر لکھیے ، نیز سبق کی وضاحت کے ساتھ ساتھ طلبا سے سوالات بھی کرتے جائیے ، مثلاً

- بنوخزاعہ پر حملہ کس نے اور کیوں کیا؟
- آپ ﷺ نے قاصد کو کن شرائط کے ساتھ قریش مکہ کی طرف روانہ کیا؟
- قریشِ مکہ تشویش میں مبتلا کیوں ہو گئے؟
- ابوسفیان مدینہ کیوں آیا؟
- لشکرِ اسلام مکہ سے مدینہ کب اور کیوں روانہ ہوا؟
- مکہ بغیر جنگ کے کیسے فتح ہو گیا؟
- آپ ﷺ نے قریشِ مکہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟
- فتحِ مکہ سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بتایا جائے۔

مشق

ا۔ ذیلی سوالات کے جوابات پر زبانی تبادلۂ خیال کیجیے ، پھر طلبا کو اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) سنہ ۸ ہجری

(ii) لشکر مکہ میں بغیر کسی جنگ و جدل کے داخل ہوا اور شہر فتح ہوگیا۔

(iii) حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا ، بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔

(iv) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات:

(i) نابود ہو گیا (ii) وہ پناہ میں ہو گا (iii) ۳۶۰

(iv) جو مال اللہ کی راہ میں چلا گیا ہے، مجھے اُس کی واپسی پسند نہیں ہے۔

(v) ’’اب میری زندگی اور موت تمھارے ساتھ ہو گی‘‘۔

۴۔ تحقیقی طریقۂ تدریس کے تحت ایک سوال دیا گیا ہے۔ طلبا کو ترغیب دلائیے کہ وہ کتابوں، انٹرنیٹ یا گھر میں والدین یا بزرگوں سے پوچھ کر اس سوال کا جواب لکھیں۔ بعد میں درست جوابات کمرۂ جماعت میں پڑھ کر بتائیے اور طلبا کی اغلاط درست کروائیے۔

گھر کا کام

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحیثیت عظیم فاتح‘‘ کے عنوان پر مضمون لکھوایا جائے۔

سرگرمی

طلبا کے درمیان خانۂ کعبہ کا ماڈل بنانے کا مقابلہ رکھوایئے ، اچھا ماڈل بنانے پر انعام دیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ۝۸۱ (بنی اسرائیل: ۸۱)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔

- خانۂ کعبہ کی تصویر

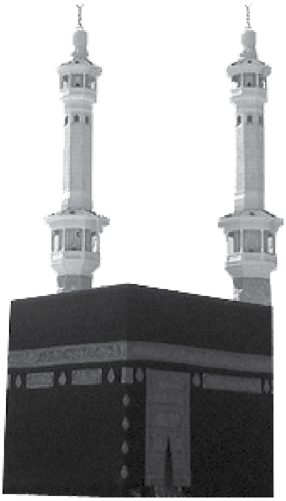

- فتحِ مکہ کے اہم واقعات ایک نظر میں

☆ کفارِ مکہ کا صلح حدیبیہ توڑنے کا اعلان
☆ خانۂ کعبہ کو توحید کا مرکز بنانے کے لیے آپ ﷺ کے اقدامات
☆ مسلمانوں کا ۱۰ ہزار کا لشکر مع حلیف قبائل
☆ مکہ روانگی: دس رمضان المبارک سنہ ۸ ہجری
☆ ابوسفیان کا قبولِ اسلام
☆ بغیر جنگ و جدل، مکہ فتح
☆ عام معافی کا اعلان
☆ بتوں کا گرایا جانا
☆ مشرکینِ مکہ کی طاقت کا خاتمہ
☆ عرب کے تمام علاقوں میں اسلام کا غلبہ

غزوۂ حنین

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- غزوۂ حنین کے پس منظر اور اہم واقعات کے بارے میں جان سکیں۔
- میدانِ جنگ میں نبی اکرم ﷺ کی بہادری، استقامت اور ثابت قدمی سے آگاہ ہوسکیں اور اسے اپنے لیے مشعلِ راہ بنا سکیں۔
- یہ جان لیں کہ کسی بھی معاملے میں غرور وتکبر کا مظاہرہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسا کرنا چاہیے اور ہمیشہ اپنی کثرت، صلاحیت یا ساز و سامان کی فراوانی پر فخر کرنے کی بجائے یہ یقین رکھنا چاہیے کہ ہر میدان میں کامیابی اور کامرانی سے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہمکنار کرتا ہے۔

امدادی اشیا

- عرب کا نقشہ، جس میں ان علاقوں کو نمایاں کیا جائے جہاں بنو ہوازن اور بنو ثقیف آباد تھے اور حنین کی وادی جہاں یہ جنگ لڑی گئی
- چارٹ پر خوشخط سورۃ التوبہ کی آیت ۲۵ اور ۲۶ مع ترجمہ، جس میں غزوۂ حنین کا ذکر ہے
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۳۰

طریقۂ تدریس

سابقہ معلومات کا اعادہ کرتے ہوئے طلبا سے غزوہ اور سریہ میں فرق معلوم کیا جائے۔ غزوہ وہ جہاد ہے جس میں مسلمانوں کی قیادت نبی کریم ﷺ نے بذات خود فرمائی، اور سریہ وہ جہاد ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے کسی صحابی کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ پھر انھیں بتایا جائے کہ غزوۂ حنین بھی ایسی ہی ایک جنگ ہے جس میں مسلمانوں کی قیادت نبی کریم ﷺ خود فرما رہے تھے۔ غزوۂ حنین کیوں پیش آیا، اس غزوہ میں مسلمانوں سے کیا غلطی سرزد

ہوئی اور اس کی وجہ سے انھیں کیا نقصان اٹھانا پڑا ، نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو کس طرح ثابت قدمی اور استقامت کا درس دیا ، یہ تمام باتیں اس سبق کا حصہ ہیں۔

اعلانِ سبق کے ساتھ ہی تختۂ سیاہ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے اور طلبا کو عرب کے نقشے میں نمایاں کیے گئے مقامات دکھایئے۔ غزوۂ حنین کے پس منظر سے متعلق پہلا پیراگراف کسی طالبِ علم سے پڑھوانے کے بعد وضاحت کرتے ہوئے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو اس لیے چُنا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔ اسلام کے ابتدائی دور ہی سے دشمنانِ اسلام اس دین کو مٹانے اور اسے ختم کرنے کی سازشوں میں لگے رہے، لیکن چونکہ یہ دین قائم رہنے کے لیے بنا ہے، لہٰذا اسے ختم کرنے کی تمام سازشیں دم توڑتی گئیں اور نبی اکرم ﷺ کی زندگی ہی میں اسلام عرب سے نکل کر دور دراز علاقوں میں پھیل گیا۔ عرب کے بیشتر قبائل حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے، تاہم کچھ قبائل فتحِ مکہ کے باوجود بغاوت و سرکشی پر آمادہ تھے اور سمجھتے تھے کہ دین اسلام کی وجہ سے ان کا اقتدار خطرے میں ہے۔ اس طرح دیگر متن کی بھی وضاحت کیجیے اور دورانِ وضاحت سوالات بھی کیجیے۔ تختۂ سیاہ پر اہم نکات لکھتے جایئے تاکہ خلاصے کے طور پر بیان کیے جاسکیں۔ دورانِ سبق طلبا سے درج ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

- بنو ہوازن اور بنو ثقیف اسلام کو اپنے لیے خطرہ کیوں تصور کر رہے تھے؟
- بنو ہوازن کی قیادت کون کررہا تھا؟
- نبی اکرم ﷺ کو جب مشرکین کے ارادوں کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے کیا اقدامات کیے؟
- مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کیا تھی؟
- اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کی کون سی بات پسند نہ آئی؟
- مسلمانوں کا لشکر کیوں منتشر ہوگیا؟
- نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کو مخاطب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟
- جنگ کا پانسا کیسے پلٹ گیا؟
- طائف کا محاصرہ کیوں کیا گیا؟
- غزوہ حنین میں انصار کے چند نوجوانوں نے کس بات کا شکوہ کیا؟
- آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟
- غزوۂ حنین کے قیدیوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟
- غزوۂ حنین سے ہمیں کیا سبق ملا؟

مشق

۱۔ تمام ذیلی سوالات کے جوابات طلبا کو اپنے الفاظ میں لکھنے کا موقع دیجیے۔ اُنھیں کسی مرحلے پر مشکل محسوس ہو تو آپ رہنمائی ضرور کیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) مالک بن عوف
(ii) مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار جبکہ کفار کی تعداد بیس ہزار تھی
(iii) لات
(iv) چار

۳۔ درست جواب پر (✓) کا نشان:

(i) مالک بن عوف
(ii) بنو ثقیف
(iii) حضرت عباس رضی اللہ عنہ
(iv) تیر اندازوں کو

گھر کا کام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت قدمی اور استقامت پر مضمون تحریر کروائیے۔

مزید سرگرمیاں

- میدانِ جنگ میں کامیابی کے اصول پر طلبا کے درمیان ایک مذاکرہ کروائیے۔
- سیرت کی کتابوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شجاعت و بہادری کے مزید واقعات تلاش کر کے لکھنے کے لیے کہیے۔
- غزوۂ حنین کے اہم واقعات سے متعلق فلو چارٹ مکمل کروائیے۔

تختۂ بزم کی تجاویز

- قدیم اور جدید ہتھیار

تلوار	پستول
تیر کمان	بم
نیزہ	میزائل
بھالا	
ڈھال	

- غزوۂ حنین سے متعلق سورۃ التوبہ کی آیت مع ترجمہ
- اعلانِ رسول ﷺ : انا النبی لاکذب انا عبدالمطلب (میں اللہ کا نبی ہوں ، یہ جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب ہوں)
- نبی کریم ﷺ کا خطبہ

____

____

____

____

- طلبا کی نگارشات

غزوۂ تبوک

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- غزوۂ تبوک کے پس منظر، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال قربانیوں، منافقین کے کردار، غزوہ کے واقعات اور نتائج سے آگاہی حاصل کرلیں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبۂ ایثار وقربانی کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنانے کی ترغیب حاصل کریں۔
- منافقت سے دوری اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے جان و مال کی قربانی پیش کرنے کا درس حاصل کریں۔

امدادی اشیا

- غزوۂ تبوک کے موقع پر مالی مدد کا تصور اُجاگر کرنے کے لیے ایک پوسٹر، جس میں سونے چاندی کے زیورات اور دیگر مال و اسباب کا ڈھیر نظر آئے اور اس ڈھیر پر چند کھجوریں واضح ہوں
- تختۂ سیاہ
- عرب کا نقشہ، جس میں تبوک کا مقام نمایاں ہو
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۳۶

طریقۂ تدریس

طلبا کی سابقہ معلومات جانچنے کے لیے اُن سے چند سوالات کیے جا سکتے ہیں، مثلاً وہ کون سا غزوہ ہے جس میں جنگ کی نوبت ہی نہیں آئی، یا کس غزوہ کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا عمل انجام دیا، کس صحابی نے محض کھجوروں کی تھیلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کی اور اس کی کیا قدر دانی ہوئی، وغیرہ۔

پھر بتایئے کہ درج بالا تمام واقعات کا تعلق غزوۂ تبوک سے ہے اور آج ہم اس کی تفصیلات پڑھیں گے کہ یہ غزوہ کیوں پیش آیا اور اس کے اہم واقعات کیا تھے۔ سبق کا عنوان تختۂ سیاہ پر تحریر کیجیے۔

سبق کے اہم نکات ترتیب وار لکھتے جائیے۔ ہر پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت مندرجہ ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

- سلطنتِ روم کے عیسائی بادشاہوں کو کس بات کا خطرہ محسوس ہوا؟
- قیصرِ روم نے کتنی فوج عیسائیوں کی مدد کے لیے روانہ کی؟
- رومیوں اور عیسائیوں کے حملے کے پیشِ نظر نبی کریم ﷺ نے کیا اقدامات کیے؟
- غزوۂ تبوک میں مسلمانوں کو کیا کیا آزمائشیں درپیش تھیں؟
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لشکرِ اسلام کی مدد کے لیے کیا کیا پیش کیا؟
- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قربانی کیا تھی؟
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کیا حاضر کیا؟
- اس موقع پر منافقین کا کیا کردار رہا؟
- مسلمانوں نے تبوک کے مقام پر کتنے دن قیام کیا؟
- مسجدِ ضرار کس نے اور کیوں قائم کی؟
- پیچھے رہ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توبہ کس طرح قبول ہوئی؟
- غزوۂ تبوک کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟

آخر میں خلاصہ ضرور بیان کیجیے۔

مشق

۱۔ ذیلی تفصیلی سوالات پر طلبا سے تبادلۂ خیال کیجیے اور انھیں اپنے الفاظ میں جوابات لکھنے کا موقع فراہم کیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر نو سو اونٹ، ایک سو گھوڑے، دو سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار دینار بطور مالی امداد پیش کیے۔

(ii) قومِ ثمود کے کھنڈرات سے

(iii) منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے

(iv) حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ تبوک پہنچ کر شدید بخار میں مبتلا ہو کر شہید ہو گئے۔

۳۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✓ (ii) ✗ (iii) ✗ (iv) ✓ (v) ✓

۴۔ درست نام:

(i) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ii) حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ (iii) حضرت علی رضی اللہ عنہ

(iv) حضرت ذوالبجادین رضی اللہ عنہ (v) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

تختۂ نرم کی تجاویز

- صحابہ کے ایثار و قربانی کے واقعات پر طلبا کی تحاریر

- غزوۂ تبوک ایک نظر میں

☆ مسلمانوں کی قیادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی

☆ سخت گرمی کا موسم

☆ لشکرِ اسلام کی تعداد تیس ہزار

☆ اس غزوہ کی تیاری میں مسلمانوں اور خاص طور پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایثار و قربانی کی داستانیں رقم کیں۔

☆ مسلمان لشکر کا سرحد پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے دشمن کو مرعوب کرنا

☆ دشمن کا مقابلے سے فرار

☆ مسلمانوں کی طاقت کا دشمن پر رعب اور مدینہ پر حملے کا عزم ترک کر دینا

☆ رومیوں پر ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کی دھاک کا بیٹھ جانا

خطبۂ حجۃ الوداع

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اس بات کا شعور حاصل کریں کہ خطبۂ حجۃ الوداع عالمگیر اہمیت کا حامل ہے۔
- خطبہ حجۃ الوداع کو اقوامِ عالم کے لیے حقوق و فرائض کے بہترین منشور کے طور پر سمجھ لیں۔
- خطبۂ حجۃ الوداع کی جامعیت سے واقف ہوں اور جان لیں کہ یہ بہترین ضابطۂ حیات ہے اور ہمارے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

امدادی اشیا

- چارٹ، جس پر خطبۂ حجۃ الوداع کے نکات درج ہوں
- بیت اللہ کی تصویر
- میدانِ عرفات کی تصویر
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۴۵

طریقۂ تدریس

طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کیجیے، مثلاً حج کب فرض ہوا (سنہ ۹ ہجری میں)، آپ ﷺ نے حج کی فرضیت کے بعد کتنے حج کیے (صرف ایک)، ۹ ہجری میں حج فرض ہونے کے بعد آپ ﷺ نے امیرِ حج کسے بنایا (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)، کتنے مسلمانوں نے اُن کے ہمراہ حج کیا (تین سو صحابہ نے)، اس کے بعد کس سنہ ہجری میں آپ ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا (۱۰ ہجری)، اس حج کی خاص بات کیا ہے، خطبۂ حجۃ الوداع کی کیا اہمیت ہے، وغیرہ وغیرہ۔

بتائیے کہ آج کا سبق نبی کریم ﷺ کے پہلے اور آخری حج کے بارے میں ہے جو تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ سیاہ پر لکھیے اور اہم نکات بھی لکھتے جائیے۔ تمام متن کی وضاحت کیجیے۔ خطبۂ حجۃ الوداع کے تمام نکات بورڈ پر لکھ کر ان کی بھی وضاحت کیجیے، مثلاً

"لوگو! بے شک تمھارا رب ایک ہے اور تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب۔"

وضاحت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نکتے میں مساوات کا بہترین اصول بیان فرمایا ہے کہ دنیا کے تمام انسان ایک برادری ہیں، سب کے سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، سب کی اصل ایک ہے، سب آپس میں مساوی حیثیت کے مالک ہیں، ان کے درمیان کوئی امتیاز نہیں، رنگ و نسل کی بنیاد پر بڑائی کا کوئی تصور نہیں، برتری کی اگر بنیاد ہے تو وہ محض ایمان اور تقویٰ کی بنا پر ہے؛ جیسا کہ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

(سورۃ الحجرات: ۱۳)

ترجمہ: لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، انھیں اخوت و یگانگت کی ایک لڑی میں پرو دیا، ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کو ایک دوسرے پر حرام قرار دیا، تمام مسلمان، خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں، دائرہ اسلام میں داخل ہوجانے کے بعد اس دینی رشتے کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

(سورۃ الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

باہمی اخوت کا یہ رشتہ فرقہ واریت ، عصبیت اور آپس کے لڑائی جھگڑوں کو مٹانے کے لیے ہے اور اس بات کا درس دیتا ہے کہ مشکل کی گھڑی میں سب ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کے لیے اور دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند ہیں۔ آپس میں پیار و محبت ، مل جل کر رہنے اور ترقی کرنے کے لیے ، رشتۂ اخوت کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔ لڑنے جھگڑے سے معاشرے برباد ہوجاتے ہیں۔

اس خطبے میں آپ ﷺ نے سود کو حرام قرار دیا ، میاں بیوی کے حقوق بیان فرمائے ، غلاموں اور ماتحت لوگوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی تعلیم فرمائی ، امیر کی اطاعت کا حکم دیا ، آپس میں تفرقہ بازی اور قتل و غارت گری سے منع فرمایا ، اسلام کے ارکان پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی تلقین فرمائی اور ایسا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اچھے انجام کی نوید سنائی ، قرض اور ادھار کے طور پر لی گئی رقمیں اور چیزیں واپس لوٹانے کی تائید فرمائی اور مسلمانوں کو ایک اہم ذمہ داری سونپی کہ وہ قرآن و سنت پر سختی سے کاربند رہیں اور جو شخص حاضر ہے وہ غائب تک یہ باتیں پہنچا دے ، یعنی مسلمانوں پر تبلیغ دین کا فریضہ عائد فرمایا تاکہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد آپ ﷺ کا عظیم مقدس مشن جاری رہے اور اسلام کا پیغام پوری دنیا تک پہنچے ، دین کا بول بالا ہو اور وہ تمام ادیان پر غالب آجائے۔

خطبۂ حجۃ الوداع کی وضاحت کے لیے مزید آیات و احادیث کا حوالہ دیا جائے۔ بقیہ سبق کی وضاحت کے بعد سبق کا خلاصہ بھی بیان کیا جائے۔

مشق

۱۔ ذیلی سوالات پر طلبا کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور انھیں اپنے الفاظ میں جوابات لکھنے کے لیے کہیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) غلاموں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ''تمھارے غلام! تمھارے غلام! جو خود کھاؤ وہی انھیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو وہی انھیں بھی پہناؤ۔''

(ii) اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کا۔

(iii) آپ ﷺ ۹ ذی الحج کو میدانِ عرفات میں تشریف لے گئے۔

(iv) خانۂ کعبہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ اس گھر کو اور زیادہ عزت اور شرف عطا فرما۔''

۳۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✓ (ii) ✗ (iii) ✗ (iv) ✓

۴۔ مناسب ترین جوابات کا انتخاب:

(الف) اخلاقی (ب) میدانِ عرفات (ج) مشرکین کے حج

مزید تجاویز

ا۔ خطبۂ حجۃ الوداع سے متعلق درج ذیل موضوعات پر مضامین لکھوائے جائیں:

(i) خطبۂ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا علمبردار ہے۔

(ii) خطبۂ حجۃ الوداع امنِ عامہ کی ضمانت ہے۔

(iii) خطبۂ حجۃ الوداع - رواداری، مساوات اور بھائی چارے کا منشور

۲۔ ہمارے معاشرے میں پھیلی افراتفری، عصبیت، لوٹ مار، فرقہ واریت، غرور و تکبر اور قتل و غارت کو ختم کرنے میں خطبۂ حجۃ الوداع کے کن کن نکات سے مدد لی جا سکتی ہے؟ طلبا کے درمیان مذاکرہ کروائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

خطبۂ حجۃ الوداع	خطبۂ حجۃ الوداع کے نکات
______	______
______	______
______	______

طلبا کی تحریریں

وصال

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اس بات کا شعور حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسالت کے اہم ترین منصب پر فائز فرمایا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور لوگوں کا تزکیہ کریں۔ آپ ﷺ نے اپنا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیا۔
- آگاہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ہاتھوں دین کی تکمیل کروائی اور پھر انھیں اپنے پاس بلا لیا۔ اب آپ ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد ہمیں چاہیے کہ دین پر ثابت قدم رہیں اور پوری دنیا میں اسے عام کریں۔

امدادی اشیا

- روضۂ رسول ﷺ کا ماڈل یا تصویر
- چارٹ جس پر نبی اکرم ﷺ کا وصال سے پہلے کا خطبہ درج ہو
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۵۰

طریقۂ تدریس

طلبا سے پوچھیے کہ کیا وہ موت کے بارے میں قرآن پاک کی آیت جانتے ہیں؟

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿۵۷﴾ (سورۃ العنکبوت: ۵۷)

ترجمہ: ''ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے، پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے۔''

اس حقیقت کا مظاہرہ دن رات دیکھنے میں آتا ہے کہ اس دنیا میں آنے والے اپنی مدتِ حیات مکمل کرکے اس دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ تمام لوگوں کی طرح انبیا کرام علیہم السلام بھی اس دنیا میں آئے اور اپنا اپنا فریضہ انجام

دے کر رحلت فرما گئے۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ بھی اس دنیا میں آئے اور اللہ کے حکم سے دین کو عملاً قائم کرکے وصال فرما گئے۔ آپ ﷺ کا وصال کیسے ہوا، رحلت سے پہلے آپ ﷺ نے کیا خطبہ ارشاد فرمایا، مسلمانوں کو اس صدمے کو برداشت کرنے کا حوصلہ کس نے دیا، یہ سب آج سبق ''وصال'' میں پڑھیں گے۔

تختۂ سیاہ پر سبق کے عنوان کے ساتھ ساتھ ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے اور سبق کے ہر پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے، خطبے کے نکات سمجھائیے، دورانِ وضاحت سوالات بھی کیجیے، مثلاً

- وصال کے قریبی دنوں میں نبی کریم ﷺ کس کام میں مشغول رہتے تھے؟
- بیماری کی شدت میں اضافہ ہوا تو آپ ﷺ نے امامت کس کے سپرد فرمائی؟
- اپنے آخری خطبے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟
- آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیا خوشخبری سنائی؟
- آپ ﷺ کے آخری کلمات کیا تھے؟
- صدمے کی گھڑی میں کس نے اور کس طرح مسلمانوں کی ڈھارس بندھائی؟

مشق

۱۔ ذیلی سوالات پر کمرۂ جماعت میں طلبا کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور جوابات طلبا سے ان کے اپنے الفاظ میں لکھوایئے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور غلاموں اور کنیزوں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت فرمائی۔

(ii) آخری لمحات میں نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملا دے۔''

(iii) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

(iv) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں۔

۳۔ اشاروں کی مدد سے خالی جگہ پُر کرنا:

(i) صف　　(ii) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

(iii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ　　(iv) ۶۲ برس

عملی کام

روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کا آنکھوں دیکھا حال سننے اور سنانے کی سرگرمی ضرور کیجیے ، یہ طلبا کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگی یا طلبا اپنے خاندان میں کسی ایسے فرد کا انٹرویو کریں جس نے روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کی ہو۔ دلچسپ انٹرویوز تختۂ نزم پر لگایئے۔

تختۂ نزم کی تجاویز

روضۂ رسول ﷺ کی تصویر

ایسے افراد کے انٹرویو جنھوں نے
روضہ رسول ﷺ کی زیارت کی

وصال سے قبل رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ

طلبا کی تحریریں

سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا اس بات کا شعور حاصل کریں کہ

- مال و دولت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اس نعمت کا استعمال بھی دیگر نعمتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہی کرنا چاہیے۔
- مال و دولت کی محبت میں گرفتار ہوجانا ، پیسہ جمع کرنے کی ہوس کرنا یا مال اپنے اور دوسروں پر خرچ نہ کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مال و دولت اس لیے عطا فرمائی ہے کہ بندہ اس سے نہ صرف اپنی ضروریات کو پورا کرے بلکہ دیگر ضرورت مندوں کی حاجتیں بھی پورا کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرے۔
- اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ دولت چند ہاتھوں تک محدود رہے، کیونکہ اگر ایسا ہوتو امیر، امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتے چلے جائیں گے اور نظامِ زندگی اور نظامِ معیشت میں خلل واقع ہوجائے گا۔ یہی حال دیگر صلاحیتوں کا بھی ہے کہ خود بھی ان سے فائدہ اٹھایا جائے اور دوسروں کو بھی ان سے فیضیاب کریں۔

امدادی اشیا

- چارٹ، جس پر سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت سے متعلق آیات اور احادیث درج ہوں
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۵۵

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے طلبا کو سیرت النبی ﷺ سے سخاوت کا کوئی واقعہ سنائیے۔ مثلاً ایک مرتبہ ایک بدو آیا اور کہنے لگا ''اے محمد ﷺ! ان دونوں پہاڑوں کے درمیان بکریوں کے جتنے ریوڑ ہیں ، مجھے دے دیں۔'' حضور ﷺ نے اُسے وہ سب دے دیے۔ اس سخاوت کا اس پر اتنا اثر ہوا کہ وہ اپنے قبیلے والوں کے پاس گیا اور کہنے لگا، ''بھائیو! سب اسلام قبول کرلو، محمد ﷺ اتنا دیتے ہیں کہ پھر کسی کو غربت و افلاس کا اندیشہ ہی نہیں رہتا۔'' (مسلم)

یہ سبق بھی اسی موضوع پر مشتمل ہے کہ سخاوت کیا ہوتی ہے، اس کی فضیلت کیا ہے، بخل کسے کہتے ہیں اور اس کی اتنی مذمت کیوں کی گئی ہے۔

اعلانِ سبق کے ساتھ ہی تختۂ سیاہ پر عنوان تحریر کیجیے۔ ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔ سبق کے دوران آنے والے اہم نکات اور قرآنی آیات بھی بورڈ پر لکھ کر سمجھائیے۔

زبانی سوالات

دورانِ وضاحت طلبا کے فہم کا اندازہ کرنے اور اُن کی توجہ سبق کی طرف مرکوز رکھنے کے لیے مختلف سوالات کیے جا سکتے ہیں، مثلاً

- سخاوت کا مفہوم کیا ہے؟
- سخاوت کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے کیا فرمایا؟
- سورۃ البقرہ میں سخاوت کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟
- سورۃ الیل میں بخل کی کیا مذمت بیان ہوئی ہے؟
- بخل کے نقصانات کیا کیا ہیں؟
- وہ کون سی دو خصلتیں ہیں جو مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں؟

آخر میں سبق کا خلاصہ بھی بیان کیجیے۔

مشق

۱۔ ذیلی تفصیلی سوالات کے جوابات پر طلبا کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور انھیں اپنے الفاظ میں جوابات لکھنے کے لیے کہیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) سخاوت کے لفظی معنی بخشش، خیرات اور فیاضی کے ہیں۔

(ii) مال کی محبت بخل کا سبب بنتی ہے۔

(iii) آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ''اگر کوئی مقروض مر جائے تو مجھے اطلاع دی جائے، میں اس کا قرض ادا کروں گا۔

(iv) مومنوں میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوسکتیں، ایک بخل اور دوسری بدخلقی۔

۳۔ مناسب ترین جواب کا انتخاب:

(الف) اجر و ثواب ملتا ہے

(ب) اللہ کی خوشنودی کے لیے

(ج) چیز خرچ ہو جانے کا خوف

(د) فائدہ پہنچانے والا ہو

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

۱۔ درج ذیل عبارت پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

ایک مرتبہ بحرین سے خراج کی کثیر رقم آئی۔ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے مسجدِ نبوی کے صحن میں رکھ دیا جائے۔ نماز ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ نے وہ رقم لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کی، جو سامنے آتا اسے دے دیتے۔ جب کچھ نہ رہا تو کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہوگئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔

- خراج کی رقم کہاں سے آئی؟
- آپ ﷺ نے وہ رقم اپنے گھر کی بجائے مسجد میں کیوں رکھوائی؟
- نبی کریم ﷺ نے اس رقم کا کیا کیا؟
- آپ ﷺ نے اپنے لیے کیوں کچھ نہیں رکھا؟
- اس واقعے سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

سرگرمی

درج ذیل صورتحال پر طلبا سے رائے لیجیے اور طلبا کی تربیت کے لیے کمرۂ جماعت میں سخاوت اپنانے اور بخل سے بچنے کی مثالیں خاکے کی صورت میں کروائیے۔

۱۔ ذاکر ایک نہایت ذہین طالبِ علم ہے، اس کے کچھ ہم جماعت پڑھائی میں کمزور ہیں۔

۲۔ امجد اپنے بچّوں کو گاڑی میں اسکول چھوڑنے جاتا ہے لیکن اس کے پڑوسی کے بچّے پیدل اسکول جاتے ہیں۔

۳۔ سلیم کی امی سلیم کو اسکول کے لیے کھانے پینے کی بہت سی چیزیں دیتی ہیں۔

۴۔ ناصر کا اسکول بہت اچھا چل رہا ہے لیکن اس اسکول کی آیا کے بچّے گلی میں گھومتے رہتے ہیں اس لیے کہ وہ اسکول کی فیس ادا نہیں کرسکتی۔

۵۔ فیصل ایک مشہور صنعت کار ہے۔ اس کے ہاں آئے دن دعوتیں ہوتی رہتی ہیں لیکن اس کے چند رشتہ دار انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

۶۔ سلمٰی بی اے کر چکی ہے۔ اس کے پاس فی الحال کوئی مصروفیت نہیں۔ پاس ہی کچی بستی کے بچّے تعلیم سے محروم ہیں۔

۷۔ امین ایک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ ان کے پاس بہت سے ایسے مریض آتے ہیں جو ان کی فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

گھر کا کام

۱۔ طلبا ایک کتابچہ بنائیں جس میں بخل کے نقصانات اور سخاوت کے انفرادی و اجتماعی فوائد لکھیں۔

۲ بخل اور سخاوت سے متعلق مزید قرآنی آیات و احادیث تلاش کر کے لکھیں۔

۳۔ بخل اور سخاوت سے متعلق واقعات اور کہانیاں تحریر کریں۔

اچھی تحریر پر طلبا کو انعام دیجیے اور ان کی تحریر کسی اخبار یا رسالے کو بھجوائیے، نیز تختۂ نرم پر بھی لگائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- سخاوت کے فوائد

۱۔ اللہ کی رضا وخوشنودی
۲۔ بے پناہ اجر وثواب
۳۔ لوگوں کی محبت
۴۔ جنت کا حصول
۵۔ خودغرضی کا خاتمہ
۶۔ غم اور خوف کا خاتمہ
۷۔ راحت وخوشی
۸۔ گناہوں کا مٹ جانا
۹۔ حرص و ہوس کا خاتمہ
۱۰۔ مال کا بڑھنا
۱۱۔ مال کی محبت کا خاتمہ
۱۲۔ اللہ کی حفاظت اور عنایت
۱۳۔ دوزخ سے نجات
۱۴۔ ملائکہ کی دعائے خیر

- بخل کے نقصانات

۱۔ حرص
۲۔ تنگ نظری
۳۔ سنگ دلی
۴۔ بزدلی
۵۔ اللہ کا غضب
۶۔ پریشانی
۷۔ خوف
۸۔ خودغرضی
۹۔ تکبر
۱۰۔ دنیا کی محبت
۱۱۔ مال کی محبت

- سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث

____

____

____

طلبا کی تحریریں

میانہ روی

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا اس بات کا شعور حاصل کریں کہ

- اسلام ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔
- عبادات ہوں یا معاملات ، چال ڈھال ہو یا گفتگو ، کھیل کود اور تفریح ہو یا کام ، کھانا پینا ہو یا سونا جاگنا ، غیظ وغضب کا معاملہ ہو یا دوستی کا ، سب کاموں میں اللہ تعالیٰ کو اعتدال ہی مطلوب ہے۔

امدادی اشیا

- میانہ روی سے متعلق کوئی واقعہ یا کہانی چارٹ پر تحریر ہو
- میانہ روی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ سیاہ
- کتاب : 'سلام – ۷' ، صفحہ نمبر ۶۰

طریقۂ تدریس

آمادگی کے لیے طلبا کو کوئی کہانی یا واقعہ سنائیے جس میں میانہ روی کا درس ہو۔ مثلاً ایک مرتبہ چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ازواجِ مطہرات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت اور دیگر حالات کی بابت دریافت فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سننے کے بعد وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہمیں بھلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا نسبت ہوسکتی ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا ، میں تو رات بھر عبادت کیا کروں گا ، دوسرے صحابی نے کہا ، میں عمر بھر روزے رکھوں گا ، تیسرے صحابی نے ارادہ ظاہر کیا ، میں عمر بھر شادی نہیں کروں گا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ارادوں کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا ، ''اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں ، لیکن (اس کے باوجود) میں (نفلی) روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں اور رات کی نماز پڑھتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں ، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں ، بس جو میری سنت کی پیروی نہیں کرتا وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو میانہ روی کا درس دیا۔ اس سبق میں بھی ہم یہی پڑھیں گے کہ میانہ روی کیا ہوتی ہے اور تمام معاملات میں میانہ روی کیوں ضروری ہے۔

تختۂ سیاہ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ ہر پیراگراف کی وضاحت کرتے جائیے۔ اہم نکات تختۂ سیاہ پر لکھیے۔

زبانی سوالات

ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے اور دورانِ وضاحت طلبا سے سوالات بھی کیجیے تاکہ اُن میں غور وفکر اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

- اسلام کی میانہ روی سے متعلق تعلیمات کن معاملات کے لیے ہیں؟
- نبی کریم ﷺ نے اعتدال سے متعلق کیا فرمایا؟
- اخراجات میں میانہ روی سے کام نہ لیا جائے تو کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟
- آواز اور گفتگو میں اعتدال سے کیا مراد ہے؟
- کن کن کاموں میں میانہ روی سے کام لینا چاہیے؟ وغیرہ

مشق

۱۔ ذیلی سوالات پر طلبا سے زبانی گفتگو کیجیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) کھانے پینے میں اعتدال نہ رکھنے سے صحت خراب ہوسکتی ہے، موٹاپا، بلڈ پریشر اور شوگر جیسی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔

(ii) عبادات، تعلیم، کھیل کود، تفریح، اخراجات، گفتگو وغیرہ غرض زندگی کے ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کی جا سکتی ہے۔

(iii) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا، آپ ﷺ کی نماز میں بھی اعتدال تھا اور خطبہ بھی معتدل ہوا کرتا تھا، نہ بہت طویل اور نہ بہت مختصر۔“

(iv) سبق میں موجود آیات و احادیث کی مدد سے اس سوال کا جواب لکھوایئے۔ گفتگو میں میانہ روی اپنانے کی ہدایات کے حوالے سے سورۂ لقمان کی آیت ۱۹ کا ترجمہ بھی بتایئے۔

۳۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✓ (ii) ✗ (iii) ✓ (iv) ✓

۴۔ مکمل جملے:

(i) بیمار ہو (ii) میانہ روی (iii) اکڑ (iv) شیطان

عملی کام کی سرگرمیاں کلاس میں ضرور کروائیں ، یہ طلبا کے لیے دلچسپی کا باعث ہوں گی۔

مزید مشقیں/سرگرمیاں/گھر کا کام

۱۔ اخراجات میں میانہ روی کے فوائد پر ایک مباحثہ کروایئے۔

۲۔ کاپیوں پر کالم بنوایئے جن میں درج ذیل کاموں میں اعتدال کے فوائد اور بے اعتدالی کے نقصانات تحریر کروایئے۔

کام	اعتدال کے فوائد	بے اعتدالی کے نقصانات
کھانا پینا		
عبادات		
آواز		
گفتگو		
کھیل کود		

۳۔ قرآن وسنت کی روشنی میں درج ذیل حالات پر طلبا سے تبصرہ کروایئے اور ان کی رائے لیجیے ، تاکہ اُن میں غوروفکر اور سوچنے کی صلاحیتیں پروان چڑھیں۔

(i) خالد کو کرکٹ کا شوق جنون کی حد تک ہے۔ وہ ششماہی امتحان میں فیل ہو چکا ہے اور اب سالانہ امتحان نزدیک ہیں۔

(ii) نسیمہ کی دادی لگاتار روزے رکھنے کی وجہ سے بے حد کمزور ہوگئی ہیں۔

(iii) نوید نے اپنی بیٹی کی شادی بہت دھوم دھام سے کی مگر اب پائی پائی کا محتاج ہے۔

(iv) اختر رات رات بھر موبائل اور انٹرنیٹ پر مصروف رہتا ہے اور دن بھر سویا رہتا ہے جبکہ اس کے والد اسے انجینئر بنانا چاہتے ہیں۔

(v) اویس کی عمر چودہ سال ہے مگر بے تحاشا کھانے پینے کی وجہ سے وہ بہت موٹا ہو گیا ہے اور اب اس کا چلنا پھرنا بھی دشوار ہے۔

(vi) تنویر کے گھر بہت تیز آواز میں میوزک سنا جاتا ہے۔ محلے والے پریشان رہتے ہیں۔

(vii) اصغر کے چاروں بھائی معمولی معمولی باتوں پر آپس میں جھگڑا کرتے ہیں اور مار پیٹ سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

مندرجہ بالا حالات کو خاکوں کی شکل میں بھی کلاس میں کروایا جاسکتا ہے تاکہ طلبا دلچسپ انداز میں عملی طور پر اس موضوع کو سمجھ سکیں۔

۴۔ درج ذیل اشارات کی مدد سے طلبا سے مضمون تحریر کروائیے۔ اچھے مضامین کو تختۂ نرم پر لگائیے۔

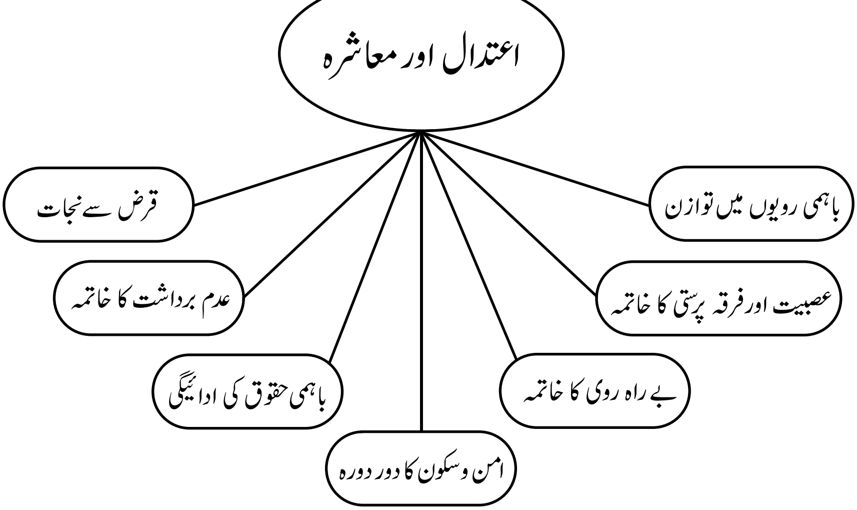

مساوات

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- مساوات کے مفہوم، اسلام کے درسِ مساوات، نبی کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے طرزِ عمل سے واقفیت حاصل کرلیں۔
- جان لیں کہ اسلام میں قانونی اور معاشرتی لحاظ سے تمام افراد برابر ہیں، اسلام میں حاکم و رعایا، امیر و غریب، مالک و خادم، سب پر قانون کا نفاذ یکساں ہے؛ انسانوں میں اگر بڑائی کا کوئی معیار ہے تو وہ محض تقویٰ ہے۔

امدادی اشیا

- مساوات سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۶۵

طریقۂ تدریس

مساوات سے متعلق طلبا کو کوئی واقعہ سنائیے تاکہ سبق کے آغاز ہی سے ان کی دلچسپی برقرار رہے۔ مثلاً ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی سفر کے موقع پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ مل جل کر خود ہی کھانا بنا لیتے ہیں۔ ہر ایک نے اپنے ذمے ایک ایک کام لے لیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام میں اپنے ذمے لیتا ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا، ''ہماری جانیں آپ ﷺ پر فدا ہوں، یہ کام ہم خود ہی کرلیں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا، '' ہاں یہ سچ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں خود کو تم لوگوں سے ممتاز کروں۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند نہیں فرماتا جو اپنے ساتھیوں میں ممتاز بنتا ہے۔''

طلبا کو اس مثال سے سمجھایئے کہ نبی کریم ﷺ کا رتبہ اگرچہ تمام انسانوں بلکہ تمام انبیا سے بھی بلند ہے، اس کے

باوجود آپ ﷺ نے کبھی اپنی برتری کا اظہار نہیں فرمایا؛ بلکہ ہمیشہ یہ ہی فرمایا کہ ''لوگو! میری تعریف میں مبالغہ نہ کرنا جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تعریف میں غلو کیا۔ میں تو اللہ کا بندہ ہوں، اس لیے تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔'' (بخاری، مسلم)

اس سبق میں ہم یہی پڑھیں گے کہ مساوات کے مفہوم میں کتنی وسعت ہے، اسلام میں مساوات کی کیا اہمیت ہے، اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا طرزِ عمل تھا اور اس میں ہمارے لیے کیا سبق ہے۔

اعلانِ سبق کے ساتھ ہی تختۂ سیاہ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔

تمام پیراگراف باری باری طلبا سے پڑھوایئے اور ساتھ ساتھ ان کی وضاحت بھی کرتے جایئے۔ اس سلسلے میں تاریخی واقعات، قرآنی آیات اور احادیث کی مدد سے موضوع کو مزید واضح کریں۔ اہم نکات تختۂ سیاہ پر لکھتے جایئے اور طلبا سے زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ وہ غور وفکر سے کام لے سکیں، مثلاً

- مساوات کے لفظی معنی کیا ہیں؟ اسلام میں برتری کا معیار کیا ہے؟
- خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مساوات سے متعلق کیا فرمایا؟
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کے سفر میں مساوات کی کون سی زرّیں مثال قائم کی؟
- معاشرے میں مساوات نہ ہونے سے کیا کیا خرابیاں جنم لے سکتی ہیں؟
- مساوات کے ذریعے کن کن برائیوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے؟

مشق

۱۔ ذیلی سوالات کے جوابات طلبا اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''ان کی ماؤں نے انھیں آزاد پیدا کیا ہے، تم نے انھیں کب سے غلام بنالیا۔''

(ii) امیر اور غریب کا

(iii) اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

(iv) بیت المقدس کی فتح کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس طرح شہر میں داخل ہوئے کہ غلام اونٹ پر تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونٹ کی نکیل تھامے پیدل چل رہے تھے۔

(v) اس سوال کا جواب طلبا کو اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۳۔ آیات اور احادیث کے مکمل تراجم:

(i) لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔

(ii) اللہ کے نزدیک تم میں عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

(iii) غلام تمھارے بھائی ہیں۔

(iv) تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔

(v) مجھے پسند نہیں کہ میں تم سے اپنے آپ کو ممتاز کروں۔

مزید سرگرمیاں/ گھر کا کام

- درج ذیل لوگ مساوات کی عمدہ مثال پیش کررہے ہیں، اس پر طلبا کی رائے اور تبصرہ لیجیے، نیز وہ عملی زندگی میں مساوات سے متعلق واقعات کا تذکرہ بھی کریں (درج ذیل صورتحال کو خاکوں کی شکل میں بھی کیا جاسکتا ہے تاکہ عملاً مساوات کی ترغیب دی جا سکے)۔

(i) سلمیٰ جب بھی دسترخوان لگاتی ہے تو اپنی خادمہ کو بھی ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتی ہے۔

(ii) اسد اپنی فرم کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ وہ گاڑی میں ہمیشہ اپنے ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھتے ہیں۔

(iii) طاہر ہر تقریب میں اپنے غریب رشتہ داروں کو ضرور مدعو کرتا ہے۔

(iv) اشعر اپنی اولاد سے یکساں برتاؤ کرتا ہے، لڑکیوں کو لڑکوں کے مقابلے میں کمتر نہیں سمجھتا اور کسی معاملے میں ان کے درمیان فرق روا نہیں رکھتا۔

(v) عاکف اور عاطف اپنا مکان بنوا رہے ہیں۔ وہ اکثر مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور ان ہی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔

- معاشرے میں مساوات کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ فلو چارٹ مکمل کروایئے۔
- حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساوات سے متعلق جو تعلیمات دیں اور رہنما اصول فراہم کیے، اُنھیں اپنا کر پوری دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ طلبا کے درمیان مذاکرہ کروایئے۔

محنت کی عظمت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اس بات کا شعور حاصل کریں کہ انفرادی اور اجتماعی ترقی کا راز محنت میں پوشیدہ ہے۔ جو افراد اور قومیں محنت سے جی چراتی ہیں، وہ کبھی بھی ترقی نہیں کر پاتیں۔
- جان لیں کہ محنت کرنے والے اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی پسندیدہ ہیں۔

امدادی اشیا

- ان افراد کی تصاویر جنھوں نے محدود وسائل میں رہتے ہوئے محض محنت کے بل بوتے پر نام روشن کیا، مثلاً قائدِ اعظم، علامہ اقبال، حکیم سعید، ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی، بل گیٹس، وغیرہ
- محنت سے متعلق قرآنی آیات، احادیثِ نبوی ﷺ اور اقوالِ زریں
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام – ۷'، صفحہ نمبر ۶۹

طریقۂ تدریس

طلبا سے پوچھا جائے کہ اُن کی کلاس میں اوّل کون آتا ہے، وہ کیوں اوّل آتا ہے، کچھ طلبا فیل ہوتے ہیں تو وہ کیوں فیل ہوجاتے ہیں، محنت کسے کہتے ہیں، ترقی کا راز محنت میں کیوں پنہاں ہے، وغیرہ۔ محنت کی عظمت سے متعلق کوئی واقعہ بھی سنایا جا سکتا ہے؛ جیسے، ایک زمیندار کے کئی بیٹے تھے لیکن سب کے سب سست اور کاہل تھے۔ اُن کا باپ انھیں ہمیشہ محنت کی تلقین کرتا لیکن وہ اپنے باپ کی ایک نہ سنتے۔ جب باپ کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں نے اس زمین میں تمھارے لیے خزانہ دفن کیا ہے، میرے انتقال کے بعد اسے نکال کر آپس میں بانٹ لینا۔ باپ کے انتقال کے بعد انھوں نے زمین کھودنا شروع کی تاکہ خزانہ نکالیں، لیکن تمام زمین کھودنے کے بعد بھی خزانے کا کہیں سراغ نہ ملا۔ وہ بہت پریشان ہوئے اور سوچنے لگے کہ کیا ان کے باپ نے ان سے جھوٹ بولا تھا۔ اتنے میں ان کے باپ کے ایک دوست کا وہاں سے گزر ہوا۔

انھوں نے کہا، ارے لڑکو! جب تم نے اتنی محنت سے یہ زمین کھودی ہے تو اس میں کچھ بیج بھی بو دو۔ ان لڑکوں نے ایسا ہی کیا، اس زمین میں گندم کے بیج ڈالے، پانی دیا اور فصل کی دیکھ بھال میں لگ گئے۔ اللہ کے فضل سے بہت اچھی فصل ہوئی۔ لڑکوں نے فصل کاٹی اور منڈی میں بیچ آئے۔ یوں اچھی خاصی رقم ان کے ہاتھ آ گئی جو انھوں نے آپس میں بانٹ لی۔ اب انھیں سمجھ آیا کہ ان کے والد نے ان سے جھوٹ نہیں بولا تھا بلکہ انھیں محنت کی طرف راغب کرنے کے لیے ایسا کہا تھا۔ پھر تو انھوں نے اپنے والد کی اس نصیحت پر ہمیشہ عمل کیا اور خوشحال ہوگئے۔

طلبا کو بتائیے کہ محنت ہی ذلت و رسوائی سے بچنے اور خوشحالی حاصل کرنے کا گُر ہے۔ ہمارے آج کے سبق میں بھی ہم یہ ہی پڑھیں گے اور سیکھیں گے کہ محنت کس طرح انسان کو عروج پر پہنچاتی ہے، اس کے مسائل کو حل کرتی ہے اور دونوں جہان کی فلاح و کامرانی کی ضامن بن جاتی ہے۔

تختۂ سیاہ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ ایک ایک پیراگراف پڑھیے یا پڑھوائیے اور پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ سیاہ پر لکھتے جائیے۔

دورانِ وضاحت امدادی اشیا کا بر وقت استعمال کیجیے اور طلبا سے درج ذیل سوالات بھی پوچھیے:

- محنت کے کیا معنی ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو محبوب رکھتا ہے؟
- محنت کرنے کے کیا کیا فائدے ہیں؟
- تمام انبیا نے محنت کا درس کیسے دیا؟
- نبی کریم ﷺ نے محنت کا درس سکھانے کے لیے سوالی سے کیا فرمایا؟
- ترقی یافتہ قوموں کی ترقی کا راز کیا ہے؟

آخر میں سبق کا خلاصہ بھی ضرور بیان کیجیے۔

مشق

۱۔ ذیلی سوالات کے جوابات سے طلبا سے زبانی پوچھیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) مسجدِ نبوی کی تعمیر کے موقع پر نبی کریم ﷺ اپنی چادر مبارک میں اینٹیں ڈھو ڈھو کر لاتے تھے۔

(ii) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں محنت مزدوری کیا کرتے تھے۔

(iii) نبی آخر الزماں ﷺ نے گداگری کی مذمت فرمائی تاکہ دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کے داغ سے بچا جا سکے اور آبرو برقرار رہے۔

۳۔ (i) حضرت آدم علیہ السلام (ii) حضرت ادریس علیہ السلام (iii) حضرت نوح علیہ السلام
(iv) حضرت داؤد علیہ السلام (v) نبی کریم ﷺ

۴۔ درست جوابات کی نشاندہی:
(i) محنت کا (ii) لوٹ مار اور گداگری
(iii) محنت میں (iv) فلاحی کام

عملی کام میں دی گئی سرگرمیاں طلبا سے ضرور کروائیے ، یہ ان کی دلچسپی کا باعث ہوں گی اور محنت کی عظمت کے سمجھنے کا ذریعہ بھی ثابت ہوں گی۔

مزید سرگرمیاں

طلبا ایک کتابچہ بنائیں جس میں ایسے لوگوں کی فہرست اور تصاویر جمع کریں جنھوں نے اپنی محنت کے بل پر دنیا میں اپنا اور اپنے وطن کا نام روشن کیا۔ ان کے مختصر حالات بھی لکھنے کے لیے کہیے۔
طلبا کا اچھا کام تختۂ نرم پر آویزاں کریں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- الکاسب حبیب اللہ (حدیث)
  ترجمہ: ہاتھ سے کمائی کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔
- مختلف پیشوں کی تصاویر، مثلاً درزی ، بڑھئی ، سنار ، لوہار
- وہ عظیم لوگ جنھوں نے محنت کے بل بوتے پر نام پیدا کیا

طلبا کی تحریریں

ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اس بات کا شعور حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات ہمارے لیے بنائی ہے اور اس کی ہر چیز میں توازن رکھا ہے، لہٰذا ہمیں اس کے توازن میں خلل ڈالنے اور اسے بگاڑنے سے گریز کرنا چاہیے۔ کائنات میں خلل، ماحول کی آلودگی سے واقع ہوتا ہے جو انسانوں کے ساتھ ساتھ نباتات، حیوانات اور دیگر جانوروں کی زندگیوں کو بھی خطرے میں ڈال دیتا ہے۔
- ماحول کی آلودگی سے واقفیت حاصل کرلیں، اس کی اقسام جان لیں اور ان سے بچاؤ کی تدابیر کے سلسلے میں اسلام کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرلیں۔
- ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے عملی اقدامات پر آمادہ ہوں۔

امدادی اشیا

- چارٹ، جس میں ماحول کو آلودہ کرنے والی اشیا اور حالات کو دکھایا جائے
- تختۂ سیاہ
- چارٹ جس پر ماحول کو آلودگی سے بچانے کی تجاویز درج ہو
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۴۷

نوٹ: اگر ممکن ہو تو سبق پڑھانے سے پہلے طلبا کو ماحول کی آلودگی سے متعلق دستاویزی فلم دکھائی جائے۔

طریقۂ تدریس

طلبا سے چند سوالات کیے جاسکتے ہیں؛ مثلاً، کیا وہ جانتے ہیں، موجودہ دور میں پوری دنیا کو کون سا اہم مسئلہ درپیش ہے، ماحول کی آلودگی کیوں جنم لے رہی ہے، اس کی کتنی اقسام ہیں، اس مسئلے کا حل کیا ہے، وغیرہ۔ پھر بتائیے کہ آج ہم ان ہی سوالات کے جوابات اپنی دینی تعلیمات کی روشنی میں ڈھونڈیں گے کہ اس سلسلے میں اللہ

تعالیٰ نے ہمیں کیا ہدایات دی ہیں اور یہ کہ اس دنیا کو آلودگی سے کیسے نجات دلا سکتے ہیں۔

اعلانِ سبق کے ساتھ ہی تختۂ سیاہ پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ تمام پیراگراف کی وضاحت کے ساتھ ساتھ دیگر اضافی معلومات کے ذریعے موضوع کو واضح کیجیے۔

دورانِ وضاحت طلبا سے زبانی سوالات کیجیے۔

- انفرادی صفائی و پاکیزگی کے لیے اسلام کا کیا حکم ہے؟
- اجتماعی صفائی و پاکیزگی کے لیے اسلام کی ہدایات کیا ہیں؟
- جنگلات ماحول کو صاف رکھنے میں کیا اہم کردار ادا کرتے ہیں؟
- جنگلات کاٹنے سے کن مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟
- طائف کی وادی کے سلسلے میں آپ ﷺ نے کیا ہدایات فرمائیں؟
- آبی آلودگی کی کیا وجوہات ہیں؟ ان کی روک تھام کے سلسلے میں اسلام کے احکامات کیا ہیں؟
- دھواں اور گیسوں کا اخراج کس آلودگی کو جنم دیتا ہے اور اسے کم کرنے کی تدابیر کیا ہیں؟
- شوروغل کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟ اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ بتائیں۔

آخر میں سبق کا خلاصہ ضرور بتایئے۔

مشق

ا۔ ذیلی تفصیلی سوالات پر طلبا کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور پھر جوابات ان کے اپنے الفاظ میں لکھوایئے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) دنیا میں نباتات، حیوانات اور دیگر جانداروں کی زندگیوں کا ایک دوسرے سے زنجیر کی مانند جڑے رہنے کا نام ماحول ہے۔

(ii) شور کی آلودگی سے بچنے کے لیے شور کو کم کرنا، پست آواز میں گفتگو کرنا، پریشر ہارن استعمال نہ کرنا اور مشینوں کے شور کو کم کرنا ضروری ہے۔

(iii) فضائی آلودگی سے عالمی حدت میں اضافہ، موسموں میں تبدیلی، اوزون کی تہ میں شگاف کے ساتھ ساتھ سانس کی بیماریوں میں اضافے جیسے بڑے نقصانات ہورہے ہیں۔

(iv) حضرت لقمان افریقا کے رہنے والے اور بہت دانا انسان تھے۔

۳۔ خالی جگہوں کے لیے مناسب الفاظ:

(i) گھر سے (ii) اوکسیجن (iii) پانی (iv) ۸۰ (v) نصف

۴۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✗ (iv) ✓ (v) ✗

عملی کام سے متعلق سرگرمیاں ضرور کروائیے تاکہ موضوع دلچسپ انداز میں ذہن نشین ہوجائے۔

دیگر سرگرمیاں

- طلبا ایک کتابچہ بنائیں جس میں :
  - ☆ ماحول کو آلودہ کرنے والی چیزوں کی تصاویر بنائیں۔
  - ☆ صاف ماحول کی تصاویر بنائیں۔
  - ☆ ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی تجاویز لکھیں۔
  - ☆ ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی عملی سرگرمیاں انجام دیں۔
- گھر اور اسکول کی صفائی کے ساتھ ساتھ محلے کی سطح پر کمیٹیاں بنائیں ، جو درج ذیل کام انجام دیں:
  ۱۔ محلے کی صفائی ستھرائی کا خیال ، گٹروں پر ڈھکن لگوانا
  ۲۔ شجرکاری مہم ، اپنی مدد آپ کے تحت نکاسیٔ آب کے مسائل حل کروانا
  ۳۔ تیز آواز میں میوزک بجانے والوں اور پریشر ہارن استعمال کرنے والوں کو تنبیہ کرنا
  ۴۔ صفائی ستھرائی کی ترغیب کے لیے پوسٹر اور اسٹیکر لگانا
  ۵۔ مچھر مار مہم کے لیے گلیوں میں اسپرے کروانا
- طلبا کو پارک میں لے جایا جائے جہاں انھیں بتایا جائے کہ انسان ، حیوان ، چرند ، پرند ، نباتات ، ان سب کی زندگیاں آپس میں ایک دوسرے سے کس طرح جڑی ہیں اور ان سب کی بقا کے لیے ماحول کو صاف رکھنا کتنا ضروری ہے۔
- ایک طالبِ علم ماحول کو صاف کرنے میں کیا کردار ادا کرسکتا ہے ، اس کے لیے ہر طالبِ علم سے اس کی کاپی میں جائزہ رپورٹ بنوایئے جس میں یہ بتایا جائے کہ وہ
  (i) کیا روزانہ اپنی اور اپنے کمرے کی صفائی کا خیال رکھتا ہے؟

(ii) کیا گھر کو صاف رکھنے میں گھر والوں کی مدد کرتا ہے؟

(iii) کیا وہ کھانے پینے کی اشیا کے خالی ڈبے اور ریپر کوڑے دان میں ڈالتا ہے؟

(iv) کیا اس نے اپنے گھر کے آس پاس پودے لگائے ہیں اور کیا وہ ان پودوں کی دیکھ بھال بھی کرتا ہے؟

(v) کیا وہ اپنے باقی ساتھیوں کو بھی ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کا تصور دیتا ہے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

____

____

____

____

____

آلودگی کے اسباب	صاف ستھرا ماحول

طلبا کی تحریریں

حقوق العباد

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- حقوق العباد کی اہمیت سے واقف ہوں۔
- رشتہ داروں، مہمانوں اور مریضوں کے حقوق سے آگاہ ہوں اور ان لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کی ترغیب حاصل کریں۔
- حقوق العباد کی ادائیگی پر بے پناہ اجر وثواب اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی نوید کے بارے میں جانیں۔

امدادی اشیا

- حقوق العباد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- چارٹ جس پر رشتہ داروں، مہمانوں اور مریضوں کے حقوق درج ہوں
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۸۰

طریقۂ تدریس (پیریڈ: ۴)

طلبا سے پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں، کیا ان کے رشتہ دار ان کے گھر آتے ہیں، رشتہ داروں سے مل کر انھیں کیسا محسوس ہوتا ہے، وہ اپنے رشتہ داروں کا خیال کیسے رکھتے ہیں، رشتہ داروں اور دیگر مہمانوں کا استقبال کیسے کرتے ہیں، ان کی کیا کیا خاطر مدارات کرتے ہیں، کیا وہ ان کے آنے پر خوشی محسوس کرتے ہیں، کیا رشتہ داروں اور مہمانوں کے بھی حقوق ہوتے ہیں، وہ حقوق کیا ہیں، وغیرہ۔ پھر بتائیے کہ آج کے سبق میں ان ہی حقوق کے بارے میں ہمارے دین کی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے گا۔

اعلانِ سبق کے ساتھ ہی سبق کا عنوان تختۂ سیاہ پر تحریر کیجیے۔

سبق کی وضاحت اور رشتہ داروں کے حقوق ذہن نشین کرانے اور سبق میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے چند طلبا کو مختلف رشتہ داروں کے کردار کی شکل میں کلاس میں کھڑا کیجیے اور ایک خاکے کی صورت ان کے حقوق ادا کرنے کی

عملی صورت دکھائیے ، ان کی مدد ، ان سے حسن سلوک اور پیار و محبت کا رویہ اور ان کے آرام کا خیال وغیرہ اسی طرح مہمانوں کی آمد ، ان کا استقبال اور ان کی خاطر تواضع بھی خاکے کی شکل میں سمجھائیے۔

سبق میں موجود رشتہ داروں اور مہمانوں کے حقوق کو ترتیب وار تختۂ سیاہ پر لکھیے اور مزید قرآنی آیات و احادیث سے ان کی وضاحت کیجیے۔

مریض کے حقوق سمجھانے کے لیے بھی خاکے سے مدد لی جا سکتی ہے کہ گھر کا ماحول دکھایا جائے جس میں مریض کی دیکھ بھال ، عیادت کا طریقہ یا اس کے آرام کا خیال اور دیگر احتیاطوں کو عملی شکل میں سمجھایا جائے۔

اسپتال میں زیرِ علاج مریضوں کے لیے وارڈ کا منظر دکھایا جائے۔ ایک طالبِ علم کو ڈاکٹر ، دوسرے کو مریض اور تیسرے کو وارڈ بوائے / نرس جبکہ چند طلبا کو عیادت کرنے والوں کے طور پر دکھایا جائے۔

مریض کے حقوق تختۂ سیاہ پر لکھ کر بھی ان کی وضاحت کی جائے۔

حقوق العباد کی ادائیگی کی فضیلت ، اہمیت اور اجر و ثواب بیان کرنے پر زور دیا جائے ، تاکہ طلبا کو حقوق العباد کی اہمیت کا اندازہ ہو اور اپنی عملی زندگی میں لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کو مقدم جانیں۔

مشق

۱۔ ذیلی سوالات کے جوابات طلبا اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) درازیٔ عمر اور رزق میں کشادگی کا نسخہ صلہ رحمی ہے۔

(ii) حضرت ابراہیم علیہ السلام حد درجہ مہمان نواز تھے ، وہ مہمان کے بغیر کھانا نہیں کھایا کرتے تھے ، اگر ان کے ہاں کوئی مہمان نہیں آتا تھا تو وہ راستے میں جانے والوں کو اپنا مہمان بنا لیتے تھے۔

(iii) مہمان کے لیے ایثار اور قربانی یہ ہے کہ خود تکلیف اٹھا کر اسے اچھا کھلانا ، آرام کرنے کے لیے اس کو اپنا کمرہ یا اپنی چیزیں مہیا کرنا ، اپنا کام چھوڑ کر اس کو وقت دینا ، اس کے آرام کو اپنی تکلیف پر فوقیت دینا وغیرہ۔

(iv) مریض سے دعا کی درخواست اس لیے کی جانی چاہیے کہ وہ اپنی تکلیف اور آزمائش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح قبول ہوتی ہے۔

۳۔ قرآنی آیات اور احادیثِ نبوی ﷺ کے مکمل تراجم:

(i) جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو، اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

(ii) جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں، تھوڑا ہو یا بہت، اُس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی، یہ حصے (اللہ کے) مقرر کیے ہوئے ہیں۔

(iii) نادار کو صدقہ دینا ایک نیکی ہے لیکن رشتہ داروں کو دینے سے صدقہ بھی ادا ہو گا اور رشتہ داری کا حق بھی۔

(iv) مہمان نوازی تین دن تک ہے، اس کے بعد میزبان جو کچھ کرے گا وہ اس کے لیے صدقہ بن جائے گا۔

(v) جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے اور اس سے ملاقات کے لیے جاتا ہے تو ایک پکارنے والا (فرشتہ) آسمان سے پکارتا ہے کہ تم اچھے رہے، تمھارا چلنا اچھا رہا، تم نے اپنے لیے جنت میں ٹھکانہ بنالیا۔

عملی کام میں دی گئی سرگرمیاں ضرور کروایئے تاکہ طلبا کی دلچسپی میں اضافہ ہو۔

اچھی صحبت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اچھی صحبت کی ضرورت اور اہمیت سے واقفیت حاصل کرلیں۔
- یہ آگاہی حاصل کرلیں کہ نیک آدمی کو اگر اچھی صحبت میسر نہ آئے تو وہ زیادہ عرصے تک نیک نہیں رہ سکتا۔
- اس حدیث کی اہمیت جان لیں کہ ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے ہر شخص کو یہ سوچنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کررہا ہے۔''

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر اچھی صحبت دکھانے کے لیے عطر کی دکان اور بُری صحبت دکھانے کے لیے لوہار کی بھٹی بنی ہو
- اچھی صحبت سے متعلق اقوالِ زریں
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۸۶

طریقۂ تدریس (پیریڈ:۲)

طلبا سے سوالات کیے جائیں کہ کیا وہ دوست بناتے ہیں، وہ دوست کیوں بناتے ہیں، ان کے کیا نام ہیں، وہ کہاں رہتے ہیں، ان کے مشغلے کیا ہیں، انھیں اپنے دوستوں کی کون کون سی عادات پسند ہیں، کیا انھیں معلوم ہے کہ اچھا دوست کون ہوتا ہے، اچھے دوست کو کیسا ہونا چاہیے، وغیرہ وغیرہ۔

پھر بتائیے، آج کے سبق میں ہم یہی پڑھیں گے کہ دوستی ضرور کریں لیکن یہ بھی لازمی دیکھ لیں کہ آپ کس کے ساتھ دوستی کررہے ہیں، آپ کا اٹھنا بیٹھنا کن لوگوں میں ہے، اس کے کیا فوائد و نقصانات ہیں اور دوستی یا صحبت کے سلسلے میں دین کی تعلیمات کیا ہیں۔

اعلانِ سبق کے ساتھ ہی تختۂ سیاہ پر عنوان تحریر کیجیے۔ تمام پیراگراف کی وضاحت کے ساتھ، موضوع سے متعلق دیگر قرآنی آیات، احادیثِ نبوی ﷺ، اقوالِ زرّیں، واقعات اور کہانیاں بھی شامل کیجیے۔

اہم نکات تختۂ سیاہ پر لکھیے۔ دورانِ وضاحت طلبا سے سوالات بھی کیجیے؛ مثلاً

- انسان تنہا زندگی کیوں نہیں گزار سکتا؟
- اسلام نے اپنے ماننے والوں کو مل جل کر رہنے کا حکم کیوں دیا ہے؟
- اسلام چوری چھپے دوستیاں رکھنے سے کیوں منع کرتا ہے؟
- اللہ تعالیٰ نے کیسے لوگوں کی صحبت میں رہنے اور کیسے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا حکم دیا ہے؟
- دوستوں کی غلط کاریوں کی سزا ان کے ساتھیوں کو بھی بھگتنا پڑتی ہے، کیوں؟
- اچھے دوست اور بُرے دوست کی مثال کیسی ہے؟
- کیا دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ بیٹھنا چاہیے؟
- دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ بیٹھنے کا کیا نقصان ہے؟

مشق

۱۔ ذیلی سوالات کے جوابات پر طلبا سے گفتگو کیجیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) نیک آدمی بُرے لوگوں کی صحبت میں نیک نہیں رہ سکتا کیونکہ آہستہ آہستہ وہ بھی اپنے دوستوں کے طور طریقے اپنانے لگتا ہے اور دین سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

(ii) دین کا مذاق اڑانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے، ان کے ساتھ بیٹھنے والوں کا شمار بھی ظالموں ہی میں ہو گا۔

(iii) اچھے دوست کے لیے ضروری ہے کہ وہ راست باز، دین پر عمل کرنے والا، اللہ کی رضا و خوشنودی کو مقدم رکھنے والا، اپنے ساتھی کی عاقبت کی فکر کرنے والا، اسے بُرائیوں سے بچانے والا اور مصیبت کے وقت کام آنے والا ہو۔

۳۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی:

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✗ (iv) ✓ (v) ✓

۴۔ موبائل فون، انٹرنیٹ اور ٹیلی وژن کے غلط استعمال کے نقصانات پر طلبا سے اُن کی رائے لکھوایئے۔

پراجیکٹ طلبا سے مکمل کروایا جائے۔ یہ سرگرمیاں طلبا کے لیے دلچسپی اور اضافی معلومات کا باعث ہوں گی۔

طلبا کے دو گروپ بنوا کر ان کے درمیان موبائل، انٹرنیٹ اور ٹی وی کے استعمال پر ایک مباحثہ کروایا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اُمُّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی سے واقفیت حاصل کریں۔
- ان کی شخصیت اور کردار کی خوبیوں سے آگاہ ہوجائیں اور ان کی زندگی کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ -''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی ایک نظر میں'' کے تحت نکات
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۹۰

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ۳)

تختۂ سیاہ پر چند اشارات لکھیے اور طلبا کو اُن کی سابقہ معلومات کی بنیاد پر شخصیت بوجھنے کے لیے کہیے۔

اشارات: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، لقب حمیرا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ، علالت کے آخری دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حجرے میں قیام کیا اور وہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا، آپ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کے لیے سورۂ نور میں آیات نازل ہوئی۔

طلبا بوجھ لیں تو سراہیے ورنہ بتائیے کہ یہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اس سبق میں ہم ان کے حالاتِ زندگی، شخصیت، علمی خدمات اور دیگر خوبیوں کا جائزہ لیں گے اور ان کی شخصیت سے اپنے لیے رہنمائی لیں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد تختۂ سیاہ پر عنوان تحریر کیجیے اور مرحلہ وار ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔ ہر پیراگراف کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات بورڈ پر لکھیے اور دورانِ وضاحت طلبا سے مختلف سوالات بھی کیجیے، مثلاً

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ کا کیا نام تھا؟
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بچپن کا کوئی واقعہ بتائیے؟
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت خوش ہیں یا ناراض؟
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں کتنے سال گزارے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد کتنے عرصے تک حیات رہیں؟
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تعلیمِ نسواں کے فروغ کے لیے کیا کیا؟
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت کے نمایاں پہلو کیا تھے؟
- حج کے دنوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مصروفیات کیا ہوا کرتی تھیں؟
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت کے بارے میں بتائیے۔
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت ہمارے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، کیوں؟

آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کیجیے۔

مشق

۱۔ سبق کی اچھی طرح وضاحت کے بعد طلبا تمام ذیلی سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جانتی تھیں کہ اسلام سے قبل عرب معاشرہ کیسا تھا، ان کے ہاں شادی بیاہ کی کیا رسومات تھیں، شادی اور طلاق کے لیے کیا طریقہ رائج تھا، حج کرنے اور روزہ رکھنے کے کیا طریقے رائج تھے۔

(ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اور علم الانساب میں ماہر تھیں۔

(iii) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اور علم الانساب میں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

(iv) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تربیت خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔

(v) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ بمطابق ۱۳ جون ۶۷۸ء کو مدینہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

۳۔ سوالات کے مناسب ترین جواب کا انتخاب:

(الف) صدیقہ، حمیرا (ب) زینب

(ج) تعلیمِ نسواں کے لیے (د) ۲۲۱۰

گھر کا کام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

عملی کام سے متعلق سرگرمیاں ضرور کروائیے کہ طلبا کے لیے دلچسپی اور معلومات میں اضافے کا باعث ہوں گی۔

تختۂ نرم کی تجاویز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی سے متعلق قرآنی آیات و ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ چند احادیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے نمایاں پہلو ایک نظر میں

طلبا کی تحریریں

حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے حالاتِ زندگی اور ان کی شخصیت کے درخشاں پہلو سے آگاہی حاصل کرلیں، ان کی تعلیمات کو اپنے لیے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ سمجھیں اور ان کی زندگی اور شخصیت کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ-''حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے حالات ایک نظر میں'' کے نکات پر مشتمل
- پاک پتن میں بابا فریدؒ کے مزار کی تصویر
- ہندوستان و پاکستان کا نقشہ جس میں ان علاقوں کو نمایاں کر کے دکھایا جائے جہاں جہاں حصولِ علم کے لیے بابا فریدؒ نے سفر کیا
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۹۸

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ۳)

آمادگی کے لیے طلبا کو حضرت بابا فرید الدین کی زندگی کا کوئی واقعہ سنایا جائے؛ مثلاً، آپ کی شہرت سن کر ایک مرتبہ سلطان ناصر الدین کا نائب الغ خان بھی آپ کی خدمت میں پہنچا اور کثیر رقم اور چار گاؤں کے جاگیر نامے آپ کی خدمت میں پیش کیے۔ بابا فرید نے وہ تمام رقم غریبوں میں بانٹ دی اور جاگیر نامے واپس کردیے۔ الغ خان کے لیے آپ نے دعا فرمائی، چنانچہ وہ بعد میں سلطان غیاث الدین بلبن کے نام سے ہندوستان کا بادشاہ بنا۔

طلبا کو بتایئے کہ بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ، اللہ کے وہ محبوب بندے ہوتے ہیں جن کی بات یا دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نہایت مطیع و فرمانبردار اور عبادت گزار بندے ہوتے ہیں۔ آج ہم بابا فرید الدینؒ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے، ان کی شخصیت کی خوبیوں کا جائزہ لیں گے اور اپنے لیے رہنمائی تلاش کریں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد تختۂ سیاہ پر عنوان تحریر کیجیے اور ہر پیراگراف وضاحت کے ساتھ سمجھایئے۔ اہم نکات بورڈ پر لکھتے جایئے اور دورانِ وضاحت طلبا سے سوالات بھی پوچھیے ؛ مثلاً

- بابا فریدؒ کے آباؤ و اجداد کا تعلق کس ملک اور کس شہر سے تھا؟
- بابا فرید کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
- آپؒ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
- حضرت بابا فریدؒ نے کن کن بزرگانِ دین سے فیض حاصل کیا؟
- ہانسی میں آپؒ کی مصروفیت کیا رہیں؟
- آپؒ ہانسی چھوڑ کر اپنے وطن کھتوال کیوں واپس آ گئے؟
- اجودھن کی ہندو آبادی اسلام کی طرف کیسے راغب ہوئی؟
- لوگ حضرت بابا فریدؒ کے گرویدہ کیوں ہوجاتے تھے؟
- آپؒ کو گنجِ شکر کا لقب کب اور کس نے دیا؟
- آپؒ کی چند تصانیف کے نام بتایئے۔
- آپؒ کے اقوال ہمیں بہترین رہنمائی مہیا کرتے ہیں۔ چند اقوال بتایئے۔

آخر میں سبق کا خلاصہ بھی بیان کیجیے۔

مشق

۱۔ ذیلی سوالات کے جوابات طلبا سے ان کے الفاظ میں لکھوایئے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) بابا فرید الدینؒ کا نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

(ii) بابا فریدؒ کی والدہ کا نام قرسم خاتون تھا ۔

(iii) بابا فرید الدینؒ کی شخصیت میں خلوص اور محبت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ ہر ایک سے حسنِ سلوک فرماتے، مشکلات کے حل کی کوشش کرتے اور دعائے خیر فرماتے۔ آپ کے پاس جو مال و دولت بطور ہدیہ آتا، اسے لوگوں میں تقسیم فرمادیتے۔

(iv) آپؒ کے مرشد کا اسمِ گرامی خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ تھا۔

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات:

(i) گنجِ شکر (ii) سلطان غیاث الدین بلبن (iii) شیریں

(iv) طے (v) قناعت پسند

عملی کام کی سرگرمیاں طلبا سے ضرور کروائیے۔

گھر کا کام

حضرت بابا فرید الدین مسعودؒ کی شخصیت پر ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

تختۂ نرم کی تجاویز

بابا فرید الدینؒ کے اقوال

بابا فرید الدینؒ کی شخصیت ایک نظر میں

بابا فرید الدین کے مزار کی تصویر

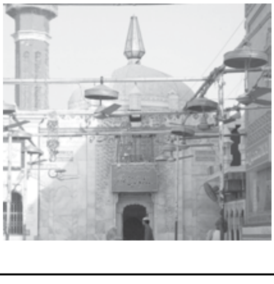

طلبا کی تحریریں

سلطان صلاح الدین ایوبی

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا :

- تاریخِ اسلام کے قابلِ فخر سپوت اور عظیم فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی کے حالاتِ زندگی سے واقفیت حاصل کرلیں۔
- سلطان صلاح الدین کے کارناموں اور شخصی اوصاف سے آ گاہی حاصل کرلیں۔
- اُن کی قائدانہ صلاحیتوں، طرزِ حکمرانی اور فتوحات کو جان سکیں اور اُن کی زندگی کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنا سکیں۔

امدادی اشیا

- بیت المقدس کی تصویر
- عراق، مصر، شام، یروشلم اور بیت المقدس کے نقشے جن میں اُن علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہو جہاں صلاح الدین ایوبی نے تمام مہمات میں فیصلہ کن فتح حاصل کی
- صلیبی جنگوں سے متعلق دستاویزی فلم طلبا کو دکھائی جائے۔
- چارٹ، ''سلطان صلاح الدین ایوبی کے حالاتِ زندگی اور کارنامے ایک نظر میں'' کے تحت نکات
- تختۂ سیاہ
- کتاب: 'سلام - ۷'، صفحہ نمبر ۱۰۵

طریقۂ تدریس

طلبا کو سبق پڑھانے سے قبل سلطان صلاح الدین ایوبی کے حالاتِ زندگی اور صلیبی جنگوں کے حوالے سے ملٹی میڈیا پر دستاویزی فلم دکھائی جائے تاکہ طلبا زیادہ دلچسپی کے ساتھ مسلمانوں کے اس عظیم ہیرو کے بارے میں جان سکیں اور ان جیسی جرات و بہادری، اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی جیسی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔
سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے، طلبا سے پیرا گراف پڑھوائیے۔ نقشہ جات کی مدد سے سبق کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت اہم نکات بورڈ پر لکھتے جائیے۔

طلبا کا فہم جانچنے کے لیے زبانی سوالات بھی کیجیے؛ مثلاً

- سلطان صلاح الدین ایوبی کون تھے؟
- وہ کہاں پیدا ہوئے؟
- اُنھوں نے کن علوم میں مہارت حاصل کی؟
- اُنھوں نے جنگی تربیت کس سے حاصل کی؟
- شیرکوہ نے اُنھیں اپنا نائب کیوں بنالیا؟
- صلاح الدین کس سنہ میں مصر کی مہم پر روانہ ہوئے؟
- صلاح الدین نے اسکندریہ کا محاصرہ کتنے دن تک جاری رکھا؟
- اس کا نتیجہ کیا ہوا؟
- صلاح الدین ایوبی کس سنہ میں مصر کے سلطان بنے؟
- حطین کے معرکے میں سلطان صلاح الدین نے کیا حکمت عملی اپنائی؟
- مسلم فوج نے بیت المقدس کب فتح کیا؟
- بیت المقدس کی فتح کے بعد سلطان صلاح الدین نے عیسائیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
- سلطان صلاح الدین ایوبی کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
- سلطان صلاح الدین ایوبی کی پوری زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، کیسے؟

مشق

۱۔ تمام ذیلی سوالات کے جوابات پر طلبا کے ساتھ گفتگو کیجیے اور اُنھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے کہیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) سلطان صلاح الدین کے چچا کا نام شیرکوہ تھا۔

(ii) سلطان صلاح الدین نے لوسیگنن کے بادشاہ گائے کی جان بخش دی۔

(iii) بیت المقدس ۲ اکتوبر ۱۱۸۷ء کو فتح ہوا۔

(iv) سلطان صلاح الدین کا مزار دمشق کی تاریخی جامع مسجد اُمیہ کے پہلو میں ہے۔

۳۔ تحقیقی طریقۂ تدریس کے تحت دیے گئے اس سوال کا جواب طلبا کو خود لکھنے کے لیے دیجیے۔ طلبا غیر نصابی کتب، انٹرنیٹ اور بزرگوں سے مدد لے سکتے ہیں۔

۴۔ الفاظ اور اصطلاحات کی وضاحت:

(i) صلیبی جنگجو: صلیب عیسائیوں کا مقدس نشان ''✞'' ہے اور لفظ 'صلیبی' صلیب سے ماخوذ ہے، مراد عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی جنگوں میں لڑنے والے عیسائی۔

(ii) پیش قدمی: فوج کا آگے بڑھنا، حملہ یا چڑھائی کرنا، دلیری اور جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے حملے میں پہل کرنا۔

(iii) اندرونی خلفشار: ملک کے اندر کھلبلی یا گڑبڑ۔

(iv) مہم جوئی: مشکل کام سرانجام دینے کی کوشش، سخت اور دشوار کام کرنے کی سعی، معرکہ، جنگ یا کٹھن کام انجام دینے کی جستجو

(v) فیصلہ کن فتح: ایسی فتح جو جیت اور ہار کو طے اور واضح کردے۔

۵۔ درست جواب کا انتخاب:

(i) دمشق (ii) ۱۱۶۹ء (iii) فاطمی

(iv) رچرڈ (v) بیت المقدس

سرگرمی

ایک طالبِ علم سلطان صلاح الدین ایوبی کے روپ میں کھڑا ہو جبکہ دوسرا طالبِ علم اُن کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔

علامہ ابنِ خلدون

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- یہ جان سکیں کہ علامہ ابنِ خلدون ایک عظیم فلسفی تاریخ دان ، سیاست دان ، جدید معاشیات اور تاریخ نگاری کے بانی تھے۔
- ابنِ خلدون کے حالاتِ زندگی اور افکار و نظریات سے متعلق آ گاہی حاصل کریں۔
- علامہ ابنِ خلدون کی زندگی اور کارناموں سے رہنمائی حاصل کریں۔

امدادی اشیا

- مسلم مشاہیر کی تصاویر
- اسپین کا نقشہ
- چارٹ ، جس پر علامہ ابنِ خلدون کے افکار و نظریات تحریر ہوں
- کتاب : 'سلام – ۷'، صفحہ نمبر ۱۱۲

طریقۂ تدریس (پیریڈز : ۲)

طلبا کو مسلم دنیا کے چند عظیم اور مشہور لوگوں کے نام بتائیے ؛ مثلاً ، محمد بن قاسم ، امام غزالی ، ابن الہیثم ، علامہ ابنِ خلدون ، علامہ اقبال ، قائدِاعظم وغیرہ ، ان کی تصاویر بھی دکھائیے۔

پھر ان کی وجہِ شہرت پوچھیے ؛ جیسے ، محمد بن قاسم فاتح سندھ ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں ، جابر بن حیان عظیم کیمیا دان تھے ، امام غزالی عظیم فلسفی تھے ، علامہ اقبال شاعرِ مشرق تھے اور قائدِاعظم نے بانیِ پاکستان ہونے کی وجہ سے شہرت پائی ؛ اور علامہ ابنِ خلدون؟ آپ ایک عظیم فلسفی ، تاریخ دان ، ماہر معاشیات اور تاریخ نگاری کے بانی تھے۔ آج ہم ان ہی کے حالاتِ زندگی کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے ، ان کے افکار و نظریات سے آ گاہی حاصل کریں گے ، ان کی مشہورِ زمانہ تصنیف 'مقدمہ ابنِ خلدون' کے بارے میں جانیں گے اور ان کی زندگی سے اپنے لیے رہنما اصول لیں گے۔

اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ طلبا سے پیراگراف پڑھوائیے اور اس کی وضاحت کیجیے ، اہم نکات بورڈ پر لکھیے اور امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔ سبق کی وضاحت کے دوران مختلف سوالات بھی پوچھیے تا کہ طلبا کے فہم کا اندازہ ہو سکے ، ان میں غور وفکر کی صلاحیت پیدا ہو اور ان کی توجہ بھی مرکوز رہے۔

مشق

۱۔ ذیلی سوالات کے جوابات لکھنے میں طلبا کی مدد کیجیے ، تاہم انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کا موقع فراہم کیجیے۔

۲۔ مختصر سوالات کے جوابات:

(i) امیر تیمور نے ابنِ خلدون سے شمالی افریقا کے حالات پر ایک کتاب لکھنے کی فرمائش کی۔

(ii) ابنِ خلدون کا سنِ وفات ۸۰۸ھ ہے۔

(iii) رحلت ابنِ خلدون فی المغرب و المشرق

(iv) ان کے نزدیک بچّوں پر بے جا سختی ان کے ذہن اور اخلاق و عادات کو نقصان پہنچاتی ہے اور انھیں حیلہ و نفاق سے کام لینے پر مجبور کرتی ہے۔ بے جا سختی انھیں تنگ دل ، جاہل ، کند ذہن ، ذلیل اور پست بنا دیتی ہے۔

(v) علامہ نے تاریخ ، ریاضی ، فقہ اور ادب پر کتابیں لکھیں۔

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات:

(i) فوج (ii) ۷۳۲ھ (iii) غرناطہ

(iv) مصر (v) مقدمہ ابنِ خلدون

گھر کا کام

- علامہ ابنِ خلدون کے افکار ونظریات پر ایک جامع نوٹ تحریر کریں۔
- عملی کام کی سرگرمی ضرور کروائیں۔ یہ طلبا کے لیے دلچسپی اور معلومات میں اضافے کا باعث ہوگی۔
- اس کے علاوہ کسی طالبِ علم کو علامہ ابنِ خلدون کے گیٹ اپ یا بہروپ میں کھڑا کریں جبکہ دوسرا طالبِ علم ان کی زندگی کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالے۔
- علامہ کی علمی خدمات پر ایک مضمون تحریر کروائیں۔